بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی

بدر

BADR QADIAN

قیمت سالانہ پیشگی عہ (بلا ضمیمہ تشحیذ الاذہان)

چہ گویم با تو گر آئی بہ دارِ قادیان بینی ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

مورخہ ۸ ۔ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۰۹ء مطابق ۸ بیساکھ ۱۹۶۵

جلد ۸

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا ۔ ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورہ ایڈیٹر

(نمبر ۵)

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۷ ۔ ۲۲ ۔ اپریل)

نامۂ منظوم

لودہی ننگل میں جناب مولوی نور احمد صاحب نے مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک پرانا منظوم خط دکھایا جو حضرت کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے یہ خط ۱۸۷۲ء کا لکھا ہوا ہے جس کو اب سینتیس ۳۷ سال گذرے ہیں اس خط کے لکھنے کا سبب مولویصاحب نے یہ سنایا کہ ان کے والد مولوی اسد اللہ صاحب کو ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے صاحبزادگان کو تعلیم دینے کے واسطے ملازم رکھا تھا اور بعض اسباب ایسے ہوئے کہ مولویصاحب چند روز وہاں رہ کر واپس چلے آئے قادیان کے ایام میں مولوی صاحب کا حضرت اقدس کے ساتھ بعض مسائل دینی پر مباحثہ ہوا تھا اسی کے متعلق مولوی صاحب نے واپسی پر حضرت کی خدمت میں ایک منظوم خط لکھا تھا یہ جواب نظم میں حضرت نے فوراً لکھ دیا تھا اس نظم سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ سے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت تھی اور آنحضرت کی زندگی کے آپ کس قدر قائل تھے کیونکہ اس نور کے فیضان کو آپ اپنے دل میں ہر وقت محسوس کر رہے تھے مولوی نور احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ اونہوں نے یہ نظم مجھے دیدی کیونکہ اس جگہ فرصت نہ تھی کہ میں اس کو نقل کر سکتا ۔ کپور تھلہ میں پہونچ کر میں نے برادرم مکرم معظم منشی ظفر احمد صاحب کے سپرد کیا کہ اسکو خوشخط نقل کر دیں جسے کاتب آسانی سے لکھ سکے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا ۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء ۔ اس نظم میں کل ۹۹ شعر ہیں اصل نظم اور نقل رجسٹری کرا کے بخدمت مولویصاحب کپورتھلہ سے واپس کی گئی ۔ کیونکہ وہ اس کو بطور تبرک اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں ۔ ایڈیٹر ۔

حیات النبی

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کا ایک بہت پرانا نامۂ منظوم جو کہ آپ نے ایک دوست کو ۱۸۷۲ء میں لکھا تھا جس کو اب ۳۷ سال ہوئے ہیں اس کے دستیاب ہونے کا مفصل ذکر اوپر ہو چکا ہے ۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپاس آں خداوند یکتائے را ۔ بہر دمبدم عالم آرائے را
بہر لحظہ امیدواری ازوست ۔ بہر حالتے دستداری ازوست
جہان جملہ یک صنعت آباد اوست ۔ خنک نیک بخت کہ دریاد اوست
رسول خدا پرتو نور اوست ۔ ہمہ خیر ما زیر مقدور اوست
ہماں سرور و سید و نور جہان ۔ محمدؐ کزو بست نقش جہان
بشر کے بُدے از ملک نیکتر ۔ نہ بودے اگر جان محمدؐ بشر
دلش ہست نورانی و سرمدی ۔ بتابد درو نورۂ ایزدی
کسے کش بود مصطفےٰ رہنما ۔ سر بخت او باشد اندر سما

پُر از یاد او ہست جان و دلم
ایسا از وے سلام تو اے شفیق
کرا بود حسن خستہ کرد کی زرد در
خیان نظم و نثر ش کہ انشا آں
صفائے خیان اند آں حشر بشیر
ظہوری گر آگہ شدے زاں صفا
خیال در سخن صنعت اندیدہ بست
تو گفتی سر سرے است صنعوا سرا
نہ سے نحو آں بود نحو سے او
سخن را بداں گونہ آراستہ
سخن کو نمودست در معدن
سخن نام دریافت زاں نامہ
سخن آں چنار بماند و استوار
خموشی بہ از گفتن اینچنیں
سخن معدن دُر و سیم خلاست
سخن گرچہ باشد چو لولو زہر
سخن قاستے ہست با اعتدال
چو گفتار باشد بلیغ و اتم

جواب اندر اندیشہ ہم گسلم
کرم گسترو بہرہ و ہمہ طریق
فرستادہ تو نامہ ہمچو حور
ندیدم بعمر خود اندر جہان
کہ حاسد بہ بلیند و داں روئے تیر
نشستے پس زانوئے اختفا
کہ خدکہرا دہ صد شکست
مرصع ز یاقوت و مرجان و تاں
ہمہ مسطر و حرف آں خدا با دنہ
کجے آید از پیرو نو خاستہ
بہ مسمعے رسانید الفاظ سخن
زہر چنگی کے آں خاستہ
چہ حاصل سخن گفتن نابکار
کہ لب را نہ جنباند از آفریت
اگر نیک [illegible] کیمیاست
گذارید نش نیز خواہد ہنر
فصاحت چہ خود بنا گوش و خال
[illegible]

نوٹ ۔ ان ہر دو شعروں میں کاغذ کے بوسیدہ ہو کر پھٹ جانے کے سبب پہلے دو دو لفظ معلوم نہ تھے منشی ظفر احمد صاحب نے نقل کے وقت سیاق و سباق کے مطابق یہ الفاظ لکھ دئے ہیں ۔

(کتبہ محمد حسین عفا اللہ عنہ)

(احمدیہ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا۔

کلام امیر المومنین

عقل اور مذہب یہ سوال اُٹھایا گیا ہے کہ عقل و نقل باہم متخالف ہون تو کس کو مقدم کرین اگر کہو عقل ۔ تو پھر عقلاء کے مذہب کی بیخ کنی ہے اور اگر کہو کہ نقل ۔ تو پھر نقل کے نزدیک ہم اس وقت ہوسکتے ہین جب عقلمند ہون ۔ اب جب عقل ہی بیکار ہوئی تو نقل کا کیا اعتبار ۔ سید احمد ۔ امام رازی ۔ غزالی اس طرف گئے ہین کہ نقل مقدم ہے جہان عقل کے خلاف ہو وہان نقل کی تاویل کرین گے چنانچہ یہ لوگ ایسا ہی کرتے ہین ۔ شیخ ابن تیمیہ نے ایک جلد کتاب اس مضمون پر لکھی ہے وہ کہتے ہین یہ سوال سرے سے ہی غلط ہے عقل صحیح اور نقل صریح کبھی آپس مین متعارض نہین ہوسکتے ۔ ایک شخص سے دو چیزین نکلین اور پھر آپس مین ایک دوسرے کا نقیض ہون ۔ یہ غلط بات ہے ۔

مکتوبات امیر المومنین

جناب حکیم مکرم معظم

مکرمت نامہ کو پڑھ کر مجھے دیر تک تعجب رہا کہ ایک حکیم مولوی محمد صدیق پر ایسا بے جا تعصب کا بھرا ہوا سوال کرے سوال کے متعلق مجھے جو تعجب ہوا وہ بے جا نہین تعجب کے اسباب ہین

ایک دائین سے بائین کو لکھنا مسلمانون کا ایجاد ہی نہین مسلمانون سے پہلے عبری زبان اور توریت دائین سے بائین کو لکھی جاتی ہے ۔

دوم کانوی بھی دائین سے بائین کو لکھی جاتی ہے ۔

سوم ۔ فطرۃً اگر دیکھا جاوے تو دھکا دیتے وقت ہاتھ کو آگے کیا جاتا ہے نہ کہ پیچھے ہٹایا جاتا ہے اگر ہندی طرز ۔۔ قدرتی ہوتا تو بائین ہاتھ سے شروع ہوتا ۔ خاکسار اس وقت جس عہدے پر ہے وہ گدا بادشاہ ارت کا معاملہ ہے ۔ اس سے آپ میری مصروفی کا اندازہ لگا سکتے ہین ۔

مخدوم مکرم حضرت نواب صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکے حکم سے خانصاحب محمد نیاز علی خان صاحب سوداگر امرتسر نے مجھے آپکی تصنیف کے تمام رسائل نصف قیمت پر جیسے وہ لکھتے ہین بھیجدئے ہین ۔ مین نے ان کو پڑھا ہے اور بہت ہی غنیمت یقین کیا ہے اور بہت کا لفظ اس لئے کہ ایک امیر کی قلم سے ان کا نکلنا ملک کی خوش قسمتی کا نشان ہے والحمد للہ رب العالمین

ان رسائل مین جنابنے بھی خادمان قوم مین جن لوگون کا نام لیا ہے انکی فہرست حضور نے لیکچر ششم ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ مین کی ہے فضلائے فیض رسان زمانہ حال کا عنوان دیا ہے اسے دیکھکر میرے دل پر عجیب اثر ہوا کہ ان لوگون نے مخالفان اسلام کے سامنے کیا کام کیا ۔ پھر خدام والامقام نے گلدستہ منافع مین صفحہ ۴۹ علماء اسلام کے عنوان سے جو کچھ ارقام فرمایا ہے اس کا فقرہ مرقومہ صفحہ ۶۰ پیرہ دو ہمارے علماء پیرزادہ اور ہمارے رؤسا ربتاوین ۔ آہ درد دل سے آپ نے ملامت کی ہے مگر بے ادبی معاف ! علماء نے جو کام کیا ہے اسے یا تو جناب کو ملازمان نے اطلاع نہین دی کہ مولوی رحمۃ اللہ ۔ مولوی آل حسن کو اظہار حق ۔ اعجاز عیسوی ۔ استفسار ۔ پیغام محمدی ۔ دافع التلبیسات ۔

مولوی محمد علی کان پوری کی اور تفسیر القرآن سہسوانی کی عیسائیون کے مقابل اور آخر اس خاکسار نورالدین کی کتاب فصل الخطاب دو جلد ابطال الوہیت مسیح ان لوگون کے مقابل اور مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب اور آپکے رسائل تمام دنیا کے مذاہب باطلہ کے مقابل اور خاکسار کی کتاب نور الدین آریہ کے مقابل اور تصدیق براہین احمدیہ ۔۔ اور بے نظیر خاتمہ پر اسی کتابین عربی فارسی اردو ۔ تصنیف مرزا غلام احمد صاحب قادیان تمام مذاہب کے سامنے اور بہت سی لطیف ہین کے خیال پر میلے آپکے رسائل طالب کے لئے اپنے ان کا ذکر حقارت کے رنگ مین بھی نفرمایا ۔ پھر اسلام کا جہاز کس طرح اور اسکے ذریعہ ساحل پر پہنچے جب آپ جیسے امیر ابن امیر کو فضلاء زمانہ حال مین انتخاب کے وقت ایک محدود علیگڈہ کی جماعت سے اونچی جگہ تو جہ کرنے کا کام نہین کرنا پڑا ۔ آہ ! آہ !! آہ !!!

پھر گلدستہ علوم کے صـ۳۹ مین ایک نظم حضور نے لکھی ہے وہ غالباً تحفۃ نصائح سے لی ہے گو نام نہین آیا ۔ آخری مصرعہ مرقومہ جناب یہ ہے ۔ ذلیقہ بینی کہ وے ٭ ز بیچہ دختر خوبتر

قابل غور ہے جبھو اسلام مین " یغضوا من ابصارہم " ہو وہان نظر کرے کہ دنظر بد ختر ۔ خصوصاً دختر خوب بلکہ دختر خوبتر کیا ممکن ہے اور کیا کوئی ایسی تعلیم کو قرآن کریم اور حدیث صحیح یا اقوال ائمہ اربعہ یا ائمہ تصوف سے دکھا سکتا ہے ۔ حاشا وکلا ۔ بہرحال یہ سب کتابین خاکسار کے پاس ہین آپ اگر چاہین تو عاریتاً یا قیمتاً میسر ہو سکتی ہین ۔ مخلص نور الدین

نوائے محمود

(مرزا محمود احمد صاحب)

میان صاحب کا طائر خیال جب اوج سخن پر پرواز کر رہا ہو اس کے سمجھنے کے لئے معمولی رسم و رواج کی عینک کافی نہین ہمارے دوست ایسی نظمون کو تصوف کے رنگ مین ڈوبا ہوا خیال کرین ۔

آؤ محمود ذرا حال پریشان کر دین
اور اس پردے مین دشمن کو پشیمان کر دین

خنجر ناز پہ ہم جان کو قربان کر دین
اور لوگون کے لئے راستہ آسان کر دین

کھینچ کر پردہ رخ یار کو عریان کر دین
وہ ہمین کرتے ہین ہم ان کو پشیان کر دین

وہ کہین ہم کہ گدا گر کو سلیمان کر دین
وہ کرین کام کہ شیطان مسلمان کر دین

پہلے ان آرزوؤن کا کوئی سامان کر دین
دل مین اس پھر شہ خوبان کو مہمان کر دین

ایک ہی وقت مین چھپتے نہین سورج اور چاند
یا تو رخسار کو یا ابرو کو عریان کر دین

آج بے طرح چڑھی آتی ہے لعل لب پہ
ان سے کہدو کہ وہ زلفون کو پریشان کر دین

آدمی ہو کے تڑپتا ہون چکورون کیطرح
کبھی بے پردہ اگر وہ رخ تابان کر دین

اک دفعہ دیکھ چکے موسیٰ تو پردہ کیسا
ان سے کہدو کہ وہ اب چہرہ کو عریان کر دین

دل مین آتا ہے کہ دل بھیجدین دلدار کے پاس
اور پھر جان کو ہم ہدیہ جانان کر دین

وہ کرین دم کہ مسیحا کو بھی حیرت ہوجائے
شیر قالین کو ہم شیر نیستان کر دین

صدائے بشیر

(مرزا بشیر احمد صاحب)

اپنا غمخوار مجھکو جان اے دوست ۔۔۔ میرا کہنا کبھی تو مان اے دوست
درد دل سے کہونگا جو مین کہون ۔۔۔ لغو اس کو کبھی نہ جان اے دوست
دل دنیا سے مت لگا تو دل ۔۔۔ چند روزہ ہے یہ جہان اے دوست
پھول جتنے تو چن سکے چن لے ۔۔۔ ہر اجڑنے کو بوستان اے دوست
رکھ تو یاد خدا کہ پیری مین ۔۔۔ تجھ کو رکھیگی یہ جوان اے دوست
گر خدا کیطرف جھکے گا تو تو ۔۔۔ وہ بھی خود ہوگا مہربان اے دوست
اس سے نکلین گے بے بہا موتی ۔۔۔ ایسی اسلام کی ہے کان اے دوست
زہر قاتل ہے ایک بدظنی ۔۔۔ ہو کبھی بھی نہ بدگمان اے دوست
گالیان سن کے ایسا ہو خاموش ۔۔۔ گویا موتہ مین نہین زبان اے دوست
دین تو ہوا ہے غافل کیون ۔۔۔ اس پہ لگتا نہین لگان اے دوست
کرلے جو کچھ کہ ہوسکے تجھ سے ۔۔۔ تیرے سر پر ہے امتحان اے دوست
دین سے جو تجھے کرے غافل ۔۔۔ کہنا ۔۔۔ اس کا کبھی نہ مان اے دوست

ایڈیٹوریل

حج کعبہ

آریہ مسافر لکھتا ہے بلا کسی وجہ موجہ کے کعبہ کو اس قدر شرف کیون بخشا گیا (۲) خدا جبکہ محیط کل ہے تو پھر اس کا گھر کہان اور سکونت کیسی۔ (۳) آریہ ورت مین کیا نقص دیکھا جو ملک عرب مین پسند آیا۔

کعبہ کو بیت اللہ جو کہا جاتا ہے تو اس لئے نہین کہ خدا تعالیٰ کی ذات اسمین مقید ہے بلکہ وہ تو تمام کائنات کے دارالورا عرش برین کا صاحب ہے، مگر یہ مقام اس کی تجلیات کا خصوصیت سے مظہر ہو کیونکہ یہین توحید کا پودہ لگا۔ اور بڑہتے بڑہتے فرعہا فی السماء تک پہونچا اور ہم اب تک دیکھتے ہین۔ کہ توتی اکلہا کل حین۔ بس اس واسطے یہ مرجع خلائق ہو کیونکہ یہ شعائر اللہ سے ہو اس کے دیکھنے سے اللہ کی مقتدرانہ ہستی کا علم الیقین بلکہ عین الیقین حاصل ہوتا ہو۔ اسے بلا وجہ موجہ شرف نہین بخشا گیا بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہو۔ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً و ھدی للعلمین فیہ آیات بینات۔ یہ وہ پہلا گھر ہے جو لوگون کے لئے خالص خدا ئے یگانہ کی عبادت کے لئے بنایا گیا۔ یہ خیر و برکت اور تمام مخلوقات کے لئے ہدایت کا موجب ہو اور اس مین اس کی قدرت نمائیون کے کئی ایک کھلے کھلے نشان ہین۔ چنانچہ ایک تو ان مین سے یہ ہے کہ من دخلہ کان امناً۔ یہ پیشگوئی اب تک پوری ہوتی چلی آئی ہے یہان تک کہ وہ دجال کے فتنون سے بہی محفوظ ہے۔ پہر جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس۔ کعبہ ایک عزت کا گھر ہے کسی مقام کو معزز ٹہرالینا ایک معمولی بات ہے، اور اسمین رسومات کا قائم کر لینا بھی کچھ تعجب کی بات نہین مگر شروع سے انتہا تک معزز و مکرم رہنا اور مرجع خلائق بن جانا اور رسومات مذہبی کا ادا ہوتے رہنا کسی بشر کے حیطۂ قدرت مین نہین چنانچہ ہم دیکھتے ہین کہ کئی معبد بنے مگر آخر نیست و نابود ہوئے یا مخالفون کے مفتوح ہو گئے اور اپنے پرستارون کے لئے امن نہ رہے چنانچہ روم کا ایا صوفیا۔ آذر کا آتشکدہ۔ یونان کا ٹمپل۔ افریقہ کا بیت المقدس خود تمہارے ہند مین سومنات۔ جگناتھ۔ کانشی۔ متھرا۔ گیا۔ امرناتھ۔ اس کی مثالین موجود ہین یہ امتیاز و شرف صرف کعبہ ہی کو حاصل ہو کہ وہ امن کا گھر ہے کسی غیر قوم کا مفتوح نہین اور رسومات مذہبی برابر ادا ہوتی چلی آتی ہین اور پہر اس سے بڑہکر یہ کہ ان سب باتون کی پیشگوئی کیجا چکی ہے کیا اب بہی یہ سوال حل نہین ہوا کہ کعبہ کو شرف کیون بخشا گیا۔ پہر آپ فرماتے ہین آریہ ورت مین کیا نقص دیکھا خدا تعالیٰ رب العالمین ہے اس سے۔ ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ فرماکر بتلا دیا کہ اپنی رحمت سے ہر ایک کو نوازا ہے جہان زیادہ خشک سالی ہو وہان بارش کی زیادہ ضرورۃ ہوتی ہو اس نے آریہ ورت کو بہی ایسا ایک نبی سے جو تمام انبیاء سابقین کے کمالات کا مظہر تہا اور اپنے ایک مقام سے جو لوگون کی نظر مین ایک کوردہ تہا ممتاز و مشرف کیا۔ مجہے بتلایئے کہ آپ لوگون نے اسکی کیا قدر کی۔

ارکان دین محمدی

پہر آپ اسلامی اصولون پر آئے ہین آپ خدا کی گواہی دینا ایک معمولی بات سمجہتے ہین مگر ذرا یہ تو فرمایئے کہ اگر "یہ معمولی بات" تہی اور یہ "ایسی بات ہے کہ اس سے کوئی منکر نہین ہوسکتا" تو پہر ہند مین سات کروڑ دیوتاؤن کے پجاری اور ایسے بے وقوف بت پرست کہ انسان کا کوئی عضو بہی اپنی پرستش سے خالی نہین چہوڑا کس دنیا کے رہنے والے ہین۔ بہتر تہا کہ آپ ذرا اپنے گریبان مین موہنہ ڈال کر دیکھ لیتے اسلام کے صدقے مین اگر آپ لوگون کو توحید کی طرف توجہ ہوئی ہے تو اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے تہا ابھی تو آپ لوگ اس درس گاہ توحید کی ابجد خوان ہین مسلمان جس خدا کو مانتے ہین وہ تمام قسم کے نقصون اور عیبون سے منزہ اور ہر طرح کی خوبیون اور کمالات کا جامع ہے ابہی اس تک آپ پہونچے نہین آپ تو ابہی ایک ایسے خدا کے قائل ہین جو ایک کمہار سے زیادہ وقعت نہین رکہتا جس کی ازلیت مین مادہ و روح بہی شریک ہین اور وہ ان دونون کا محتاج ہے وہ ایک جج کیطرح بہت سے قوانین کا پابند ہے بلکہ ایک داسرا سے بہی کم اختیار رکہتا ہو کیونکہ کسی گنہگار کی توبہ نہین قبول کرسکتا وہ روحون کا ذخیرہ ختم ہو جانے کیوجہ سے اس ظلم پر مجبور ہے۔ کہ پہر نیکون کو اسی دار المحن مین بہیجدے۔

دوم۔ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول خدا تسلیم کرنا۔ آپ کو اس کا کوئی ثبوت نہین ملتا مین کہتا ہون کیا یہ ثبوت کم ہے کہ اس اعلےٰ درجہ کی توحید کو سکہانے والا ہی مبارک وجود تہا یہ کہنا کہ قرآن ایک ملک کے رہنے والون کی تسکین نہین کرسکتا۔ واقعات کے خلاف ہو اسلام سے خدا کی زمین کا کوئی علاقہ خالی نہین ہان آپ کا وید ہند کی چار دیواری مین مقید ہے اور یہان بہی اس کے جاننے والے انگلیون پر گنے جا سکتے ہین وہ بہی بقول آپ کے چند سالون سے۔

سوم۔ نماز جسمین آپ تشدد در تضیع اوقات۔ ہرج در وجہ معاش کے سوا کچھ نہین پاتے۔ کیا چوبیس گہنٹہ مین سوا گہنٹہ بہی مختلف اوقات مین خدا کی عبادت کے لئے مخصوص نہین ہوسکتا۔ کیا کسی مسلمان نے آپ سے کبہی شکایت کی ہے کیا سند ہیلے بہی زیادہ وقت اس مین خرچ ہوتا ہے کیا ایسے بزرگان اسلام سے آپ واقف نہین۔ جو یبیتون لربہم سجدا و قیاماً کے مصداق ہین۔ اے نادان آریہ! اگر تو ذرا بہی اس لذت سے آشنا ہوتا۔ جو نماز مین ہو تو یہ فقرہ کبہی نہ بولتا بلکہ کہتا کہ سارا دن نماز ہی پڑہتے رہین۔ انسان نماز پڑہنے سے ذلیل و خوار ہوتا ہے اور وجہ معاش پیدا کرنے سے قاصر رہتا ہے یا معزز و مکرم بن کر شہنشاہ و جہان بن جاتا ہے اس کا تجربہ تمہاری قوم کو زمانہ کرا چکا ہے۔ ابہی تک تو اس کے حسد کے داغ تمہارے سینون مین ہین وہ آبلے اب بہی گاہے گاہے پہوٹ کر اپنے فاسد مادے کو نکالتے اور مقدس مقامات کو گندہ کرتے رہتے ہین۔ تم آج کل مسلمانون کی حالت پیش کرتے ہو اور یہ نہین دیکھتے کہ ان مین سے کتنے نماز پڑہتے ہین بااین ہمہ وہ تم لوگون سے کس بات مین ہیٹے ہین

چہارم۔ زکوٰۃ۔ اسپر اعتراض کرتے ہو اور خود چندہ چندہ پکارتے شرم نہین آتی۔ صاحب نصاب کی قید مانتے ہو۔ حصہ جانتے ہو۔ پہر اس کا چالیسوان حصہ سال مین ایک دفعہ دینا بے جا قرار دیتے ہو اور خود دسوان حصہ بلکہ سب کا سب مال لیتے ہو ایک طرف "صاحب نصاب" دوسری طرف "تنگدست و محتاج" ہو جائے۔ اجتماع ضدین؟ بندۂ خدا کچھ تو سوچو جب وہ تنگدست ہو گیا صاحب نصاب نہ رہا تو اس پر زکوٰۃ کب رہی اگر مسلمان زکوٰۃ باقاعدہ دیتے رہتے۔ تو دنیا مین ایک مسلمان بہی بہیک مانگتا نظر نہ آتا۔

پنجم۔ حج۔ جس کی نسبت مین پہلے لکھ چکا ہون یہ کیسا سفید جہوٹ اور سیاہ افترا ہے۔ کہ "آپ نے اپنی اولاد کی گذر اوقات کے لئے یہ قانون جاری کیا" کیا تم اس کا تاریخی ثبوت دے سکتے ہو؟ کوئی پتھر ایسا نہین جسکی پوجا مسلمان کرتے ہون۔ ارکان حج مین کسی پتھر کا نام تک نہین آتا۔ حجر اسود تو ایک پیشگوئی کی یادگار مین تصویری زبان ہو یہ تمہارے پتھرون کیطرح نہین جو استنجا کے کام بہی نہین آسکتے۔

ششم۔ روزہ۔ جسے آپ اپنے مذہب مین ورت موجود ہونے کے باوجود۔ "فلسفیانہ وطبی قاعدہ سے دیکھتے ہین۔ تو سوائے مضر ہونے کے کچھ نہین پاتے"۔ اسکی فلاسفی پر مین ایک مضمون بدر مین لکھ چکا ہون اسے ملاحظہ فرما دین اس مین پورا ایک مہینہ اور وہ بہی چاند کے حساب اور بجائے کہانا کم کر دینے کے حکم کے کہانے کے اوقات مین ذرا فاصلہ ڈالدینے کی حکمت بتلائی گئی ہے اور خوب سمجہایا ہے کہ ملکیت کو بہیمیت پر غالب کرنے کے لئے تو روزہ بہت ضروری ہے کسی شکم پرست موٹی کو اس کی شکایت ہو تو ہو مگر معاملات کے دلدادون کے لئے تو روزہ خضر راہ ہے اور صبر و استقلال اور خدا کی نافرمانی سے بچنے کی مشق کرانیوالا بلا اشتباہ کیونکہ انسان جب محض حکم الٰہی سے حلال چیز سے رک سکتا ہے تو کیا وجہ ہے حرام سے نہ رکے۔ اس سے خرچ بڑہتے نہین گہٹتے ہین۔ ہیضہ نہین ہوتا بلکہ معدہ کا فعل درست ہوتا ہے اور مضر رطوبتین خشک ہو

ہو جاتی ہیں۔

یہ سب احکام قرآن سے ثابت ہیں جس نے اپنے الہامی ہونے کا خود دعوے کیا اور ساتھ ہی دلیل بھی دی - ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ - اور ساتھ ہی پیشگوئی کی کہ ولن تفعلوا تم ایسا ہرگز نہ کر سکو گے۔

پس اے آریہ! اگر تم میں کچھ قوت ہے، تو تم بھی قرآن کی ایک سورۃ کی مثل کوئی سورۃ دکھاؤ

امیر المومنین کی ڈاک

مخدومی صادق کی طفیل جب سے اس خدمت کا فخر اس عاجز کو حاصل ہوا دو تین باتیں ایسی ہیں جن سے میں ناظرین کو مطلع کرنا چاہتا ہوں ایک تو میں نے خدا تعالے کی اس نصرت کو دیکھا ہے جو اس سلسلہ کے شامل حال ہے باوجود اس بات کے کہ ہماری طرف سے کوئی باقاعدہ واعظ کام نہیں کر رہے اب وہ اشتہار اور کتابیں بھی خلیفۃ المسیح کی طرف سے شائع نہیں ہو رہیں جو مسیح الثقلین کیوقت میں ہوتیں مگر پھر بھی کوئی دن خالی نہیں جاتا۔ جب میں دو چار بعض اوقات سات آٹھ نئے بیعت کرنے والوں کی درخواستیں نہیں پڑھتا ایک مومن کے لئے اس میں بہت سے نشان ہیں۔

دوسرا امر جو میں قوم کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کئی درخواستیں اس مضمون کی آتی ہیں ہم مسیح موعود کی کتب کے دیکھنے کے مشتاق ہیں۔ امیر المومنین بعض اوقات اپنی گرہ سے کوئی نہ کوئی کتاب ایسے لوگوں کو بھیجدیتے ہیں مگر میں اس ثواب میں دوسروں کو بھی شریک کرنا چاہتا ہوں اس لئے اطلاع دیتا ہوں کہ میرے پاس ایسے کئی نام محفوظ ہیں جو طالب حق ہیں اور اس سلسلہ کی کتابیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ذی استطاعت اصحاب مجھ سے پتے دریافت کر کے انکو کتابیں بھجوائیں اگر ایک شخص بھی ہدایت پا جاوے تو کتنا بڑا اجر اس بھائی کو ملیگا جو ذریعہ ہدایت ہوا میری اس التجا کو معمولی نہ سمجھا جائے اگر اس کے متعلق ایک فنڈ کھول دیا جاوے تو بہت ہی بہتر میں صدر انجمن احمدیہ کی توجہ بھی اس طرف منعطف کرنا چاہتا ہوں اس بات کی ضرورت بھی ہے کہ ایسے رسالے تالیف کئے جاویں جن میں مسیح کی تعلیم اور ان کے دعاوی کے دلائل یکجا جمع ہوں۔ کیونکہ اس زمانے کے اکثر لوگ اتنی فرصت نہیں رکھتے کہ وہ مختلف کتابیں پڑھ کر اور خرید کر کسی صحیح نتیجہ پر پہونچ سکیں۔ تیسرا امر یہ قابل گذارش ہے کہ بعض لوگ تو ایسے ہیں جو ہر روز یا ایک دن کے ناغہ سے خط لکھتے ہیں مگر ایسے بھی ہیں جو صرف اسیوقت خط لکھنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں جب کبھی کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں حالانکہ شاخ اگر سرسبز رہنا چاہتی ہے تو ضرور ہے کہ وہ جڑ سے تعلق رکھے۔ خط ہمیشہ مختصر ہونا چاہیئے اور اگر احباب جوابی کارڈ بھیجنے کی عادت ڈالیں تو بیت المال کے دس پندرہ ماہوار کسی اور مفید کام پر صرف ہو سکیں۔

وطن اور وکیل

یہ بات تو پہلے ہی مشہور ہے کہ وطن اپنے وطن میں ہے وطن ہے ہندوستان میں رہ کر قسطنطنیہ کے خواب دیکھتا ہے اس سند کو اب ان طلائی لکیروں سے مزین کر لینا چاہیئے کہ آپکے خلاف کوئی کچھ لکھے تو تبادلہ بند فرما دیتے ہیں چنانچہ الحکم و بدر اس کے زندہ گواہ موجود ہیں۔ کشمیری میگزین کے اڈیٹر بھی لکھتے ہیں۔ میں اس پر زیادہ حاشیہ نہیں چڑھانا چاہتا۔ ممکن ہے منشی انشاء اللہ زیادہ ناراض ہو جاویں اور تبادلہ تک ہی بند کر دیں۔ ایک اور بات ہے جس میں وکیل کو بھی حق شفع حاصل ہے وہ کیا اپنے پنجاب کے کالج حمایت الاسلام کی مخالفت قومی اتحاد۔ قومی ترقی پکارتے رہنا مگر اپنی درس گاہ سے بیر۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔

اسلام میں حقوق نسوان حق مہر نمبر۲

اب خیال کیا جاوے کہ اسلام نے اس غریب قابل رحم فرقہ اناث پر کس قدر احسان کیا ہے کہ والدین کے گھر سے تو وراثت کا پورا پورا حصہ دلا دیا۔ اور ادھر نکاح جب ہی جائز ٹھہرایا کہ خاوند کی کمائی سے "حق مہر" عورت کے لئے فرض کر دیا جو نکاح کے لئے شرط ہے۔ چونکہ فرقان حمید میں نہائت زور شور سے بار بار فرمایا گیا ہے بلکہ مزید تاکید سے ارشاد ہے کہ واتو النساء صدقاتھن۔ یعنے عورتوں کے مہر نہیں خوشی سے دو۔ اور یا ایھا النبی انا احللنا لک ازواجک التی اتیت اجورھن۔ اے نبی ہم نے تیرے لئے تیری وہ بیبیاں حلال کر دیں۔ جن کو تو نے مہر دیدیا۔ ایسی بہت سی آیات قرآن کریم میں لکھی ہیں جن سے ظاہر ہے کہ مہر کا ادا کرنا بہت ضروری ہے مگر ہمارے بھائی مطلق اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اسکی وجہ یہ ہے کہ ملاں لوگ خطبہ کیوقت سمجھاتے نہیں کہ مہر دینا فرض ہے وہ ایسے مبہم الفاظ میں نکاح پڑھتے ہیں کہ دیہاتی گنوار تو سمجھتے ہی نہیں اگر یہ لوگ نصف معجل اور نصف غیر معجل کہنے کی بجائے اکیونکہ نکاح کیوقت ملاں لوگ کچھ ایسے طرز سے ایجاب و قبول کراتے ہیں کہ جاہل ہرگز نہیں جان سکتے کہ معجل کیا بلا اور غیر معجل کس دیو کا نام ہے!! خطبہ اچھی طرح سمجھا کر پڑھیں۔ تو یہ شکایت کم ہو جاوے اور نکاح کے متعلق جو میاں بیوی کے فرائض ہیں ان سے انہیں آگاہ کر دیں تو بہت جھگڑے مٹ جاویں مگر عربی کے چند الفاظ میں آہستہ آہستہ حتی کہ بعض اوقات دولہا دلہن کے کان میں بطور منتر خطبہ پڑھنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے جاہل دولہا کی جانے بلا کہ ملاں صاحب کیا کر رہے ہیں (شائد ایسا تو کہ مبادا کوئی اور سن لے) پھر حق مہر۔ خاندانی رسموں کی تحت کئی کئی ہزار روپیہ باندھ دیا جاتا ہے کیونکہ یقین ہوتا ہے کہ ادا تھوڑا ہی کرنا ہے۔ بعض خاندان غریب ہو گئے ہیں مگر اپنی اگلی شان کو قائم رکھنے کے واسطے اس قسم کے مہر باندھتے ہیں کہ وہ صرف روپوں کا نہیں ہوتا بلکہ انوکھی ہی چیزیں ہوتی ہیں جو طبقۂ دنیا پر سے ملنی محال ہوں (مثلاً بعض لوگ ایک من چڑی مچھر) کا مہر مان لیتے ہیں۔ یہ طریق اللہ تعالیٰ کی آیات سے استہزا ہے بس کیوں نہ پہلے ہی سے وہ مہر باندھا جاوے جو ادا ہو سکے۔ چنانچہ حضرات صحابہ کرام میں سے کسی کے پاس صرف تہ بند یا لوہے کی انگوٹھی ہوتی۔ تو اسی کا مہر باندھ لیتے ایک صحابی نے محض ایک جوڑا پاپوش مہر باندھ کر نکاح کیا تھا۔ مگر وہ جانتے تھے کہ یہ ایک فریضہ ہے۔ جو ضرور ہی ادا کرنا ہے ادھر ہمارے بھائی ہیں کہ اوتسریح بالاحسان کی بجائے زیور اتار کر دھکے دے کر باہر نکالتے ہیں۔ اصل میں ہماری نیت نیک نہیں ورنہ نہائت آسان بات ہے۔ کہ والدین جہیز یا زیور وغیرہ جو اپنی لڑکیوں کو دیویں وارث مال سمجھ کر دیں اور خاوند جو زیور ۔۔۔ عورت کو دیتا ہے مہر کی نیت سے دے مگر یہاں تو معاملہ ہی برعکس ہے کہ والدین تو ناک کیواسطے جہیز دیتے ہیں اور خاوند نمائش اور دکھاوے کے لئے زیور وغیرہ پہناتا ہے۔ پھر جب کبھی رنجیدہ ہوا بس تقاضا ہے کہ لاؤ میرا زیور اتار دو اور جاؤ اپنے گھر۔ اور عورت گھر بنانے میں اس قدر مشغول کہ میکے سے لا کر بھی گھر بناتی ہے اور اپنے نفس پر ظلم کر کر کے خود بھوکی پیاسی رہ رہ کر گھر میں اشیاء جمع کرتی ہے۔ مگر کل مر جاوے۔ تو کفن بھی والدین ڈالیں (یہ ایک رسم ہے کہ کفن عورت کو میکے ڈالیں) پھر افسوس ہے کہ والدین کپڑے زیور۔ گھوڑیاں بھینسیں حتی کہ برتن تک جو لڑکی کو دیتے ہیں۔ سسرال والے اس کے مالک بن بیٹھتے ہیں اور ہر چہ درکان نمک رفت نمک شد کا معاملہ ہو جاتا ہے گویا کہ یہ خاص انہی کا حق تھا یا کوئی قرضہ لینا تھا کہ وصول ہو گیا آہ! الٰہی یہ مظالم کب تک اس عاجز فرقہ پر ہوتے رہیں گے کوئی خدا کا بندہ ہے۔ جس کے پہلو میں دل اور دل میں درد ہو اور وہ اٹھے اور ان بری رسموں کا انسداد کرے اور حقیقی اسلام کا چہرہ لوگوں کو دکھائے تا صحابہ کا سچا نمونہ قائم ہو۔ کاش میرے قلم میں طاقت تحریر ہوتی کاش میری زبان میں

قوت گویائی ... زمین کی ... عبارت میں اپنے فرضے کو حقوق ظاہر کر سکتی لیکن ... کو جناب آلہی سے ہی ادمن ینشؤ فی الحلیۃ وھو فی الخصام غیر مبین - کی سند مل چکی ہے۔ آہ ! اسی مظلوم فرقہ کی حمایت میں حدیثیں بھری پڑی ہیں اور قرآن مجید میں صریح احکام نازل فرمائے گئے ہیں (پھر یہی لوگ ہیں کہ ع یونہی غفلت کے پڑے کانوں میں پڑے سوتے ہیں) مہر مقرر کرتے ہیں اور دیتے نہیں حالانکہ مہر زیادہ مقرر کرنا فرض نہیں بلکہ فرض تو اس کا ادا کرنا ہے بلاشک تھوڑا ہو مگر ادا ضرور ہونا چاہیئے - ام المومنین حضرۃ ام حبیبہ رضے اللہ عنہا کا مہر چار ہزار درم تھا اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا پانسو درہم تھا ایک صحابی کی بیوی کا مہر کھال بھر سونا تھا مگر وہ پہلے ادا کر دیا گیا تھا - سو میں اپنی قوم سے التجا کرتی ہوں - کہ حقوق اللہ کی جانب خیال کرتے ہوئے حقوق عباد کی طرف بھی اور ہم عباد میں سے نسوان کی طرف خاص توجہ کرو اگر ہمارے بھائی مہرون کی طرف خیال نہ کریں گے تو آخر ایک دن مریں گے یہ مال یہاں ساتھ نہ لے جاویں گے وہاں قیامت کے دن حساب پورا پورا لیا جاویگا دیکھئے کون خدا ترس اہل قلم بزرگ اس پر مدلل مضمون لکھتا ہے ؟ ؟ ؟

خادمہ مستورات اہلیہ اکمل از گولیکی - ۲۰ اپریل ۱۹۰۹ء

مدینۃ المسیح

مولوی صدرالدین صاحب بی - ٹی نے ۲۰ - اپریل کو ہیڈ ماسٹری کا چارج لیا اور مولوی شیر علی صاحب کی خدمات اسسٹنٹ ایڈیٹری کیطرف منتقل ہوئیں - میاں محمود صاحب نے جن کے قلب میں اپنے مقدس باپ کی طرح شکر گزاری کی روح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے تعلیم الاسلام کا پرانا طالب علم ہونے کی حیثیت میں مجمع احباب کی طرف سے (جو اولڈ بوائز کی ایک ایسوسی ایشن سکول کی بہتری کی تجاویز میں مدد دینے کے لئے منعقد ہوئی ہے) ایک ایڈریس اور ڈنر پارٹی دینے کا ارادہ ظاہر کیا جس پر پہلے تو دینیات کے ... مڈل پھر ہائی سکول کے طالب علموں و استادوں کی طرف سے عربی - اردو و انگریزی میں ایڈریس ... ہو گئے بعد ازاں دوسرے کمرہ میں میاں صاحب نے اپنا ... ایڈریس پڑھا جس میں یہ ذکر تھا کہ اس سے پہلے ایک سکول ... آپ کے سپرد تھی - اب ایک دنیا کے سکول کی معلمی ... ہے جسے امید ہے آپ اسی جوش اور بے نفسی ... میں گے - مولوی محمد علی صاحب ایم - اے نے اپنی ... اس قربانی کا قصہ سنایا جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے لئے قومی خدمت پر کی تو ہر کہ منصفی کے امتحان میں نام نہ بھجوایا اور صرف بیس روپے پر یہاں ملازم ہو گئے اور بڑی محنت سے سکول کو ایک معمولی اصطبل کی حالت سے اس درجہ تک پہونچایا اور ایک دم بھی ترقی سے خواہشمند نہ ہوتے پھر بتایا کہ آپ کا رویہ ایسا عمدہ و قابل نمونہ ہے کہ آپ کے آفیسر آپ سے خوش اور ماتحت بھی ممنون احسان ہیں - مخدوم القوم کی تقریر بہت پُر اثر تھی اس کے بعد ایک شاندار ڈنر پارٹی دیگئی اور یہ جلسہ ختم ہوا -

مولوی صدرالدین صاحب قرآن سیکھنے کا ایک خاص جوش رکھتے ہیں اون کی تجویز مندرجہ بدر ۱۰ اپریل ۱۹۱۰ء پر جناب مولوی نورالدین صاحب نے یہ لکھا تھا کہ "میرے نزدیک بہت ہی انسب ہے"۔ مفصلہ ذیل احباب شامل ہونا چاہتے ہیں - قادیان ...

میاں قدرت اللہ صاحب شاہجہانپوری جو ڈپٹی انسپکٹر تھے - قریباً آٹھ سال سے سیدنا مسیح الثقلین کے قدموں میں رہتے تھے یہاں اگر خدا تعالیٰ کے پاک رسول کی دربانی اختیار کر لی تھی اور بڑی مسکنت و عاجزی سے صبر و استقلال کے ساتھ گذارہ کرتے رہے اور اپنے کنبہ کے اہل بیت نبوی کی سی خدمات اپنا فخر سمجھتے رہے - ۱۵ اپریل کو بعارضہ ضیق النفس رہگرائے عالم جاودانی ہوئے اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے - اناللہ وانا الیہ راجعون - احباب جنازہ غائب پڑھ دیں -

والدہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر بھی فوت ہو گئیں ان کا جنازہ غائب بھی پڑھ دیا جاوے -

دو دن بارش ہوتی رہی جس سے سردی پھر عود کر آئی فصلوں کو بھی نقصان پہونچا اکثر جگہ سے ژالہ باری کے خطوط بھی آئے ہیں - اب غلہ انگریز تاجروں کے کام کا نہیں رہا -

مولوی شیر علی صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو صحت و عافیت کیساتھ خادم دین بنائے -

صباح - لکھتا ہے کہ سرزمین مبارک حجاز میں اس سال جو افسوسناک واقعات پیش آرہے ہیں ان کی ٹھیک ٹھیک طور پر اسباب ذیل ہیں (۱) بکثرت آتشبار اسلحہ کا جزیرہ نمائے عرب میں باہر سے آنا اور روز بروز گھوڑوں کی کمی ہوتی جانا (۲) تازہ انقلاب نے قدیم خود سر حکومت کے ارکان کا زور توڑ دیا ہے لہذا وہ اب اس طریقہ سے شرارت کا تخم بوتے ہیں (۳) اول تو مویشی کی پرورش اور اونٹوں کے کرایہ کی آمدنی پر گذر کرنیوالے صحرائی قبائل کے علاقہ میں ریلوے کی تعمیر کیگئی اور دوم یہ کہ وہ وحشی اور جاہل ریلوے پر کچھ دست درازی کریں تو ان کی سرکوبی میں آتشبار اسلحہ سے کام لیا جاتا ہے - (۴) مکہ اور مدینہ کے مابین مصری محمل کی طرف سے جو وظائف ملتے تھے ان کا بالکل بند ہو جانا (۵) محمل شامی کا قدیم راستہ چھوڑ کر نئے راستے سے سفر کرنا اور (۶) چھٹی وجہ جو سب سے قوی ہے وہ قحط کی شدید آفت ہے اس نے بادیہ نشینان عرب کا دم ناک میں کر دیا ہے اور مرتا کیا نہ کرتا کے موافق وہ لوٹ مار کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں پاتے -

یمن کے قبیلہ زرانیق کو ترکی فوج نے سخت ہزیمت دیکر مقام بیت الفقیہ پر فاتحانہ قبضہ کر لیا ہے لیکن چونکہ عرب قبائل کے اس مقام کو نرغہ اور محاصرہ میں لے لینے کا خوف ہے لہذا گورنر نے صنعا سے مزید فوجی کمک وہاں ارسال کی اور آستانہ سے تازہ کافی مدد گائی ہے - نئی سپاہ لائق اور تجربہ کار افسروں کے ماتحتی میں جاویگی اس خبر سے ثابت ہوتا ہے کہ یمن میں پھر بغاوت کا دور شروع ہو گیا ہے خداوند کریم اپنا فضل و کرم فرمائے

روسیہ جو ترکی سرحد پر صوبہ تبریز کا اچھا شہر ہے آزادی پسندوں نے ... لیا - بوشہر پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے - بندر عباس اور لنجہ کو وہ عرصہ ہوا لے چکے - لہذا اب غالباً وہ وقت قریب ہے کہ تبریز کے احرار قید محاصرہ توڑ کر خود امرا بنیں اور شاہی لپ دان کے خوف سے محصور ہو کر طہران کی طرف پسپا ہوں -

دول مذکورہ کے زور دینے پر شاہ نے تبریز کو ۶ روز کی مہلت جنگ سے دی ہے تاکہ وہ آذوقہ و غذا بہم پہونچا سکے کیونکہ محصورین نے دہمکی دی تھی کہ اگر سفرا نے مداخلت نہ کی تو سفارت خانوں کو لوٹ لیا جاویگا - کاش میعاد مذکور کے گزرنے سے پہلے باہم تصفیہ ہو جاوے -

بہاولپور کی ریاست جو ایک اسلامی ریاست ہے اور جہاں کی مردم شماری میں ۸۰ فیصدی مسلمان اور ۱۰ فیصدی ہندو ہیں وہاں سرکاری عہدوں کی یہ حالت ہے کہ کونسل آف ریجنسی ممبروں میں ۸۰ فیصدی ہندو اور صرف ۲۰ فیصدی مسلمان ہیں دوسرے افسروں میں ۶۶ فیصدی ہندو اور ۳۴ فیصدی مسلمان کی نسبت ہے -

تاریخ سے تو یہ ثابت ہے کہ ہندوستان ہمیشہ غیر اقوام کے ماتحت رہا ہندوؤں کی سلطنت میں بھی ایرانیوں اور تورانیوں کے فاتحانہ حملے سے یہ ملک محفوظ نہ تھا - افراسیاب اور پیران ویسہ اور رستم سے لیکر بہرام گور کے عہد تک فوجکشی ہوا کی اور پنجاب خصوصیت کے ساتھ ان حملہ آوروں کا حلقہ بگوش بنا رہا - یوروپ کی تحقیقات سے یہی پایا جاتا ہے کہ خود ہندو بھی ہندوستان کے اصلی باشندے نہیں ہیں مختلف ممالک سے قومیں یہاں آ آ کر آباد ہوئیں اور ہزار سال گزرنے سے گو ان کے اصلی خط و خال مٹ گئے تاہم کم از کم قبائل کے نام (مثلاً ستواری جو تورانی کی تحریف ہے اور مصر وغیرہ) یہ بتا رہے ہیں کہ ایک زمانہ میں ان قبائل کا اصلی وطن کہاں تھا -

انتخاب الجرائد

ٹرکی مین انقلاب ظاہر ہے کہ ٹرکی مین جو انقلاب حکومت واقع ہوا ۔ یہ سب کچھ نوجوان ترک پارٹی (انجمن اتحاد و ترقی کے نام سے موسوم ہے) نے فوج کو اپنا ہم خیال بنا کے اور فوجی قوت کے زور پر حاصل کیا تھا۔ وہ بلا خیال نسل اور مذہب ٹرکی کے تمام باشندون کو یکسان حقوق دینے کے خواہان ہین لیکن چونکہ ترکی کے قدیم ہی خواہ چاہتے ہین کہ ترکون کی حکومت مین ترکون کو ہی غلبہ حاصل رہے اور اسلامی شریعت کے اور کوئی قانون نہ ہو عیسائیون اور یہودیون کو ترکون کی مانند حق حاصل نہ ہو اس لئے کمیٹی کا زور توڑنے کے لئے در پردہ سازشین ہونے لگین ۔ ادہر کمیٹی کے کسی آدمی نے ایک لبرل اخبار کے اڈیٹر حسن فہمی کو قتل کر دیا یہ گویا طرفین کی طرف سے ایک سگنل تہا ۔ لبرل پارٹی اور مسلم لیگ (جو حال مین ہی قائم ہوئی ہے) دو نو ایک ہو گئین ادہر فوج مین جوش پہیل گیا جو سپاہی پارلیمنٹ کو جا گہیرا اور مطالبہ کیا کہ انجمن اتحاد و ترقی کے تعدد وزرا مین برخاست کئے جاوین سنتے کہ ۱۴ اپریل کو وزیر عدالت قتل کیا گیا وزیر بحری مجروح ہوا اور وزیر جنگ قید کر لیا گیا ان کے علاوہ کئی ایک نوجوان ترک قید ہوئے جنمین سے ۱۱ مار گئے اور ۳۰ زخمی ہوئے ۔ ادہم پاشا جو جنگ یونان مین ترکی فوج کے سپہ سالار تہے وزیر جنگ مقرر ہوئے ۔ پارلیمنٹ مین ایک شاہی فرمان پڑھا گیا جسمین مجلس وزارت کا استعفا منظور کیا گیا تہا اور باغیون کی معافی دیگئی تہی اور اس مین یہ بھی درج تہا کہ آئندہ سے شرعی قانون پر عملدرآمد ہوگا اور حکم دیا گیا تہا کہ تمام باغیون کی خطا معاف کی گئی فوج کے لوگ اپنی بارکون کو چلے جاوین اور عام لوگ اپنے گہر مین جا کر کاروبار مین مصروف ہون ۔ توفیق پاشا کے وزیر اعظم اور ادہم پاشا کے وزیر جنگ مقرر ہونے پر قسطنطنیہ کی اکثر آبادی مطمئن ہے مگر عام طور پر اندیشہ ہے کہ یہ باغی فوج جو شہر پر قابض ہے آئندہ کیا گل کہلائے گی ۔ سالونیکا سے ۱۲۰۰ پیدل فوج نے قسطنطنیہ کے قریب پہونچکر سیڈکوئی کی قلعہ بندیون پر قبضہ کر لیا ۔ سیڈکوئی مین جو فوج سالونیکا سے آئی مطالبہ کرتی ہے کہ سہ شنبہ کے روز جن لوگون نے فساد کیا ان کو سزا دیجائے اور وعدہ کیا ہے اگر یہ مطالبہ پورا کیا قسطنطنیہ مین داخل نہون گے ۔

ہے کہ کمیٹی اتحاد کی حامی ۹ ہزار سپاہ سات کے قریب پہونچگئی ہے یہ تربیت یافتہ وسامان جنگ سے لیس ہے اسکے سپہ سالار اجنبیون کے جان و مال کی حفاظت

کی جاوے گی ۔ گیلیلی ۔ برناس سمرنا ۔ ارض روم اور طرابزون سے ہی سپاہ قسطنطنیہ کو جا رہی ہے گویا اس شورش کا اثر ایشیائے کوچک مین بہی پہونچا ہے کمیٹی مذکور نے سلطان المعظم کو اس مضمون کا تار بہیجا ہے کہ انہون نے اپنی حلف کو ملحوظ نہین رکہا نوجوان ترکون نے سالونیکا مین ۲۰ ہزار پونڈ سرکاری خزانہ پر قبضہ کر لیا ۔ ترم کوئی مین اس وقت ۲۴ ہزار سپاہ موجود ہے جو ۲۰ اپریل کی شب سے کارروائی محاصرہ شروع کرنے والی تہی قسطنطنیہ کی سپاہ قلعہ گو آگرت افواہون سے اس درجہ خوف زدہ نظر آتی ہے کہ وہ غالباً لڑنے پر آمادہ نہ ہوگی ۔ سلطان المعظم اور وزیر اعظم مین مضطربانہ طول و طویل مشورے ہو رہے ہین سلطانی کشتی ایک کروزر کے ساتھ ہر وقت تیار رہتی ہے ۔ جرمنی و انگلستان کے جنگی جہازات ٹرکی و مڑ بہجا رہے ہین ۔ ۸ سو انگریزی سپاہی سمرنا مین اتارے گئے ہین بیان کیا جاتا ہے کہ اوانہ مین ۸۰۰ قیدی قتل کئے گئے ان خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی کی حالت آجکل کیسی تشویش افزا ہے اور کوئی نہین جانتا کہ صبح یا شام کیا ہوا چاہتا ہے

سلطنت عثمانیہ کی قومی مجلس کا اجلاس سان سٹیفانو مین کیا گیا تمام سنیٹر اور ڈپٹی بہی موجود تہے ۔ اس اجلاس کی طرف سے ایک اعلان نکالا گیا جس مین تاکید ہے کہ قابض فوج کی فرمانبرداری کی جاوے اعلان مذکور کا مضمون پاس کر کے ایک تخلیہ مین سلطان المعظم کے منصب پر بخوبی غور کی گئی ہے عثمانی بیڑہ جو بحری مشق کے لئے بحیرۂ روم کو گیا تہا وہ قسطنطنیہ مین دفعتاً واپس آیا ہے ۔ بیڑہ مذکور کے تمام سپاہیون نے بہی حلف اٹہایا کہ مجلس پارلیمنٹ کی وفاداری کرین گے مارشل شوکت پاشا اور علی رضا (سابق وزیر جنگ ہین) وہ دونون سان سٹیفانو مین آ گئے اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ فوجون کے قبضہ کا کام بوجہ احسن پورا کر دیا گیا ۔ فیصل شد ۔ قسطنطنیہ کی قلعہ گیر فوج کے ہر ایک سپاہی سے ضروری حلف لینے کا کام رفتہ رفتہ انجام پا رہا ہے اسی فوج مین کئی سپاہی ایسے بہی ہین جو سلطان کے خلاف مین حلف لینے کے روادار نہین ہین بعد کے پیغامات سے ظاہر ہے کہ سان سٹیفانو کی قومی مجلس نے سلطان کے خلاف فیصلہ دیدیا ہے مطلب اس فیصلہ کا یہ ہے کہ سلطان برطرف کئے جاوین رشد آفندی ان کے جانشین کئے جاوین ۔ جمعہ کی خبر ہے کہ قسطنطنیہ کی حالت پہلے سے بہی بہت نازک ہوگئی ہے اور تشویش طاری ہے مارشل شوکت کا مطالبہ خلاف سلطان کے سخت ہو ناظم پاشا اسکو تسلیم نہین کر سکتے ہین اس لئے عزت پاشا (رجیف آفندی ساتھ) سان سٹیفانو کو گئے ۔ کہ سلطان المعظم معزول نہون ۔ قلعہ گیر فوج کے کئی سپاہی اسی حالت مین حلف اٹہائین گے کہ سلطان المعظم بدستور بحال رہین جبتک تمام فوجی افسر اطاعت کا حلف نہ اٹہائین گے سپاہی بہی افسرون کی فرمانبرداری نکرین گے ۔ مارشل شوکت پاشا نے سلطان المعظم کو پیغام تار بہیجا کہ آپ ہرگز ہرگز معزول نہ کئے جاوین گے اس پیغام مین یقین دلایا گیا ہے کہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ حکومت پارلیمنٹ مین خلل نہ آوے قومی مجلس اسی سوال پر غور کر رہی ہے ناظم پاشا کے زور دینے سے سلطان کی بحالی تسلیم کرنی پڑی ۔ جب دیکہا کہ فوج کا ایک حصہ اور رعایا کے لوگ طرفدار سلطان ہین تب معزولی کا خیال چہوڑ دیا ہے ۔ آج جمعہ کو سلطان سلام علیک کو نکلے تو شوکت غیر معمولی تہی اور سب نے سلطان کو بزور چیرز دین ۔ مبارک !

آرمینیون کا قتل ایشیائے کوچک مین ترکون نے آرمینیون کو قتل کر دینا شروع کر دیا ہے ۔ صدہا ارمنی قتل ہوئے اور بہت سے بے خانمان ہو گئے ۔

طارسس کے عیسائیون پر مسلمانون نے حملہ کیا اور شہر کا ایک حصہ پہونک دیا ایک برٹش جنگی جہاز مرسینا کو بہیجا گیا ہے اڈنہ مین دو امریکن پادری مارے گئے ۔ تین فرینچ جنگی جہاز مرسینا کو جا رہے ہین ۔ جہان حالت بہت نازک ہے ۔

کابل کی سازش کابل اور جلال آباد کے درمیان ڈاک بیٹھی ہوئی ہے اور دن مین دو دفعہ پایہ تخت سے خبرین آتی ہین ۔ تہوڑی تہوڑی دور پر تمام سڑک پر سوار ڈاک تیزی سے جانے کے لئے تعینات ہین جب سے سازش کا سراغ لگا ہے کابل مین اور نیز جلال آباد کے شاہی مطبخ مین کہانا تیار کرنے مین سخت نگرانی اور احتیاط کی جاتی ہے کہ مبادا دشمن زہر ملا دین ۔ سازش کا بہید کہلنے پر کابل مین جو لوگ گرفتار کئے گئے انمین سے ۳۰ جیل خانہ مین ہین اور ۲۰ نظر بند ۔ ڈاکٹر عبدالغنی اور مولوی نجیب علی دو پنجابی ملازم بہی قید مین ۔ سردار عنایت اللہ خان نے ایک اعلان جاری کیا جسمین مرقوم تہا کہ بعض گمراہ لوگون نے انقلاب گورنمنٹ کی غرض سے سازش کی لیکن ان کے ارادون کا حال معلوم ہوگیا ۔ سب کے ارادے خاک مین ملگئے تمام فوجی افسر جن کے رشتہ دارون پر شریک سازش ہونے کا شبہ تہا ہزارہ کو تبدیل کر دئے گئے اور انکی جگہ قندہار سے فوجی افسر کابل کو تبدیل ہو کے ہین ۔ امیر صاحب نے افغانستان کے بہت سے بڑے بڑے ملاؤن کو کابل مین طلب کیا ہے تاکہ ان سے فتویٰ لیا جاوے کہ سازشیون کو شرع کے موافق کیا سزا ملنی چاہیئے ۔

وادی زوب کے تازہ حملہ مین فوج لیوی کے گیارہ سوار قتل کئے گئے لوٹیرون کا کچھ پتہ نہین فوج مذکور سامان رسدات کا ذخیرہ لئے جاتی تہین تنگ گہاٹی مین حملہ کیا گیا ۔ لوٹیرے گہات مین تہے ۔

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

براہین احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود کی سب سے پہلی تصنیف جس کے جواب پر دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے۔ اس کی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں۔

قیمت بے جلد صعہ/ مجلد صعہ

شہادت القرآن۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب۔ قیمت ۱۰/

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول۔ مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳/

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح۔ آئمہ اثنا عشر کی عجیب تفسیر کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۴/

سر الشہادتین (مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب) مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے۔ قیمت ۱/

القول الصحیح۔ مرد متکلم مرزا مسیح کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۱/

البرہان الصریح۔ پنجابی نظم میں دلچسپ۔ قیمت ۱/

عصمت انبیاء۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۲/

غلامی۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے۔ قیمت ۳/

فتح الدین۔ پنجابی نظم۔ دلائل وفات مسیح میں۔ قیمت ۴/

موریکہ سید صاحب۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جواب ۱/

چشمہ مسیحی۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی۔ قیمت ۳/

قرآن شریف مترجم۔ از شاہ رفیع الدین جس کو سامنے رکھ کر دیگر قرآن شریف لکھا جاتا ہے۔ قیمت عہ/

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات۔ نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲/

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین۔ قیمت ۲/

جنگ مقدس۔ عبد اللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مباحثہ۔ قیمت ۱۰/

شری نہہ کلنک اوتار۔ حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار ہیں۔ اس کا ثبوت۔ قیمت ۸/

کرشن لیلا۔ لیکھرام کی ہلاکت۔ قیمت ۱/

سیر پرند۔ تمام شکار کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر۔ قیمت عہ/ بجائے ۱۰/ کے۔

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم - رویائے صالحہ ۴/ - سر المکتوم ۵/ ۲+۵/ اعجاز احمدی ۱/

عیسائی مذہب۔ عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱/

معیار حق۔ سچے مذہب کے تناقض کے بارے میں۔ قیمت ۱/

اسلام کی پہلی کتاب۔ تمام دعاوی مسیح موعود کا مدلل جوابات مجموعہ قیمت ۴/

نظم مستورات۔ از کامن الہداد خان۔ نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں۔ قیمت ۱/

الاستخلاف۔ خلیفوں کا ذکر قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں۔ قیمت ۳/

سلاجیت کلکتی۔ مقوی اعضاء رئیسہ نہایت عمدہ مفید دوائی۔ قیمت یک تولہ عہ/ دو تولہ عہ/

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی و الکذب یہلک)

لبو گفتن کہ زر مغربی ست ٭ چہ حاجت مشک خود بگوید کہ عطر است

میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو وہ محصول ڈاک بھیج کر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں۔

المشتہر۔ مولوی محمد یمین احمدی۔ ڈاکخانہ مانسہرہ۔ ہزارہ

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے بھی مل سکتا ہے۔

دانت

مسٹر عبد الحمید دندان ساز و اوپٹیشن بہ دوائی خانہ جی انڈر کمپنی سوداگران ادویات انگریزی متصل برف خانہ انارکلی لاہور نہایت اعلیٰ و مضبوط مصنوعی دانت لگاتے ہیں۔ پندرہ سالہ تجربہ۔ عمدہ دیسی رؤسا سیکڑوں معزز انگریزوں کے سارٹیفکیٹ حاصل کردہ ہیں۔ خالص پیبل کے چشمے و مصنوعی آنکھیں بھی موجود ہیں۔ ڈاکٹروں کے نسخہ جات متعلق عینکوں کے نہایت احتیاط سے تیار ہوتے ہیں پردہ دار مستورات کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا۔ دوائی خانہ سے انگریزی ادویات ہر قسم کی مل سکتی ہیں۔ نرخ مقابلاً نہایت ارزان۔

رسید زر

۱۴-۱۵ فروری ۱۹۰۹ء

نام	نمبر	رقم	نام	نمبر	رقم
			شیخ محمد حسین صاحب	۱۳۹۷	عہ/ ۸/
محمد حسین صاحب نمبر	۱۹	للعہ	فضل کریم صاحب	۱۲۸۹	عہ
محمد اکبر صاحب نمبر	۱۷۴۴	للعہ	مولوی محمد عبد اللہ صاحب	۵۵۸	عہ
عبد العزیز صاحب	۲۱۹۴	للعہ	نصیر احمد صاحب	۲۱۹۳	للعہ
فیروز خان صاحب	۱۲۹۱	للعہ	چوہدری عبد الرحمان صاحب	۵۹۳	عہ
سکرٹری خادم الاسلام	۸۵۹	عہ	محمد رشید صاحب	۱۱۱۹	صہ
غلام محی الدین صاحب	۱۴۷۶	عہ	چوہدری اللہ دتا صاحب	۵۹۸	عہ
شیخ محمد افضل صاحب	۹۱۶	عہ	سید یوسف حیدرآباد دکن	۱۱۷	عہ
عبد العزیز صاحب	۱۰۷۹	عہ	فیض محمد صاحب	۱۲۳۹	عہ

حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہانتک کہ نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے۔ میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلّم مفید چیز ہے حاصل کیا اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے تصدیق فرمائی حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے (جو مسلّم شاہی طبیب ہیں) بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے۔ ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح سے مجرب اور ہزار ہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ممیرے کے ساتھ ترکیب دے کر طیار کئے ہیں اور اب میں فائدہ عام کے لئے اس کو مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جداجدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ منگواتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ بھیجا کریں۔ تو حضرت مولوی صاحب سے مشورہ کر کے جو سرمہ اس کے لئے تجویز کرینگے بھیجدیا جایا کرے گا۔

قیمت سرمہ اوّل عہ فی تولہ - قسم دوم عہ/ سوم عہ

قیمت ممیرا قسم اول صہ فی تولہ - جس کو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں - قسم دوم سے - فی تولہ - اگر ممیرا اصلی نہ ہو۔ تو واپس کر کے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی ہر قسم کی زری۔ ریشمی پشاوری۔ سوتی۔ زرد۔ سیاہ۔ بادامی۔ مشہدی و سفید ململ تسری۔ وغیرہ عہ سے کر ملنے تک موجود ہیں۔ کلاہ و ٹوپی رومی ہر قسم موجود ہے۔ جو چیز معقول وجہ بیان کرنے کے بعد خریدار کو واپس ہے۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار۔

المشتہر

احمد نور کابلی - مہاجر از (پنجاب)

(بدر پریس قادیان)

گذشتہ شب کی رات کیا ہی شدید مشابہت رکھتی ہے
اس سے چند سال پیشتر ملا یہ بھی کہا کرتے تھے کہ مہدی کے
ظہور کی علامت رمضان کے مہینے میں خسوف و کسوف کا اجتماع
ہے مگر ماہ رمضان میں جب کسوف و خسوف کا اجتماع بھی واقع
ہو گیا تو محض بے شرمی سے طرح طرح کے رکیک عذروں سے
انہوں نے بیہودیانہ چال بازیاں کیں۔ مگر رب العزت کا یہ
زمان کہ وما نریہم من آیۃ الا ھی اکبر من اختہا
وما اخذنٰھم ۔ ہر ایک پہلا نشان خداوند قدیر کے اگلے نشان
سے بڑھ چڑھ کر ہی دکھلایا گیا۔ کیا یہ بات مرزا صاحب یا کسی
احمدی کے دست قدرت میں تھی کہ سلطان ٹرکی پر یورش کروا کر انکو
معزول کر کے دکھلاتے کہ لو یہ پیشگوئی بھی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کی جو مسیح موعود کے زمانہ میں واقعہ ہونیوالی تھی پوری ہو گئی اس
کے ساتھ حیدر آباد کی طغیانی اور اٹلی دیورپ کے زلزلوں کا نقشہ
جس کو حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی آنکھوں کے سامنے آپکی وفات سے دراز عرصہ پیشتر اللہ تبارک و
تعالیٰ نے دکھلا دیا تھا حضرت اقدس کے ذیل کے چند
اشعار میں بغور مطالعہ کرو۔ السعید من وعظ بغیرہٖ

سونیوالو! جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

ہے سرِ رہ پر کھڑا نیکوں کے وہ مولا کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

احمد اللہ از بلاس پور

قادیان میں مستورات کا جلسہ

مسز اکمل نے قادیان میں آتے ہی ایک وومن کلب قائم کیا اور یہاں کی پڑھنے
والی تعلیم یافتہ بیبیوں میں تحریک کی کہ جب دار الامان مرکز اسلام
ہے اور تمام قوم کا مرجع یہی مقام ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہاں
مستورات کے ہفتہ وار جلسے نہ ہوں جس میں اپنے فرقے کی بہتری
و بہبودی کے لئے تجاویز سوچی جاویں یہ تجویز ایک نہایت
ہی مبارک تجویز ہے کیونکہ قوم کی ترقی و کامیابی کا دارومدار
بہت کچھ مستورات کی حالت کے بہتر ہونے پر موقوف ہے۔
ہماری قوم کے بچے اگر تعلیم یافتہ ماؤں اور بہنوں کے زیر سایہ
تربیت پائیں گے تو ایک دن وہ فائق بار [illegible] پہنچے

بہائی کہلائیں گے۔
ہم اس انجمن کے انعقاد پر بہت خوش ہیں بشرطیکہ ہماری
بہنوں کے ارادوں میں استقلال اور ثبات ہوں۔ مشاورت
لونگ کمیٹیوں کا میں بہت سختی سے مخالف ہوں اسی واسطے
میں حتے الوسع کبھی ایسے جلسوں میں شامل نہیں ہوتا ایک
فوری جوش اٹھتا ہے اور ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد قائم کر
لیجاتی ہے مگر وہ چار ہفتے کے بعد پھر وہی کاس ہے اور ہر مجلس
والے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم کرے اور انہیں کام
میں استقلال بخشے۔
اس جمعہ ۱۴ مئی کو مستورات کا ایک جلسہ ہوا۔ اہلیہ مرزا بشیر احمد
اور ڈاکٹر بشارت احمد اور دختر مرزا محمود اور اہلیہ قاضی اکمل نے اپنے اپنے
مضامین امیر المومنین کی زوجہ محترمہ کی صدارت میں سنائے جن
میں اپنی ذمہ داریوں اور اتفاق اور ہمدردی اور اپنے اوقات
کو بہترین مشاغل میں خرچ کئے جانے کی تحریک ۔۔۔ تھی۔ اگر
اخبار میں گنجائش ہوتی تو وہ تمام مضمون درج ہو جاتے ورنہ
امید ہے کہ معزز مستورات معاف فرماویں گی۔

قادیان میں کمیٹی

شیخ یعقوب علی صاحب کی تحریک کے متوجہ کرایا۔ ہونہ اس کمیٹی کا
قائم ہونا ہی ہے جسکی نسبت میرے ایک دوست نے مجھ سے سوال
کیا کہ قادیان میں بھی کوئی کمیٹی ہے تو میں نے ان سے کہا تھا کہ
اگر ہوس ٹیکس کے لئے غریبوں کا چمٹنا جانا [illegible] تب تو
یقین ہو جاتا ہے کہ کمیٹی ہے لیکن اگر اس کمیٹی کے فرائض
صفائی وغیرہ کی طرف دیکھا جاوے تو پھر کچھ پتہ [illegible] نہیں پایا جاتا
ہے۔ ہمعصر الحکم نے اس پر نوٹس لیا ہے واقعی بعض مقامات
خصوصاً جنوب مغربی حصہ میں غلاظت کے ڈھیر پڑے ہیں بازار میں
مضر صحت اور سڑی ہوئی چیزیں فروخت ہوتی ہیں جن کی طرف
کمیٹی قادیان کی پوری توجہ درکار ہے۔ کمیٹی والوں کا صرف یہی فرض نہیں
کہ وہ دفتر میں سافرانہ شب باشوں پر بھی ٹیکس لگانے
کی تجویزیں سوچتے رہیں بلکہ ان کے اہم فرائض تو وہ ہیں
جن کے لئے کمیٹی قائم ہوئی۔ مجھے اس وقت حضرت اقدس کا
قول یاد آگیا جسکی میں مذہبی حیثیت سے قدر کرتا ہوں کہ ہماری
رائے میں تو یہاں کمیٹی مفید نہیں۔

تعلیم الاسلام

ہائی سکول کا شاف مولوی صدر الدین صاحب
[illegible] کی توجہ سے اعلیٰ ہوتا جاتا ہے جو امید ہو
کہ بعد [illegible] نے ایسے وقت میں
ترقی کی یہ حالت نہ تھی
بہت طالب علم پہنچے اور [illegible]

آگئے میں جسکی وجہ مولوی محمد علی صاحب کی بار بار تحریک اور ذاتی کوشش
اور سال کے اخیر پر جماعتوں کا تبدیل ہونا ہے) جب تک بورڈنگ ہوس کے
انتظام کو ایسے پیمانہ پر نہ لایا جاویگا کہ بورڈنگ اور گھران کے لئے یکسان
ہو جاوے چھوٹے چھوٹے بچوں کا اتنی دور مسافت میں رہنا مشکل ہے
مدرسے زیادہ سخت پابندیاں اور آئے دن قوانین بدلتے رہنا اور سپرنٹنڈنٹوں
کی تبدیلی کوئی مفید نتائج نہیں رکھتی بلکہ بچوں کو بیدل بنا دیتی ہے بورڈنگ
کے لڑکوں کو اجازت دیجائے کہ وہ اپنا ایک کلب بنالیں اور اپنی ضرورتیں
اور تکلیفیں بلا تکلف ہفتہ وار سپرنٹنڈنٹ کو بتلا دیا کریں امید کہ مولوی شاہ دین
صاحب جنہوں نے حال میں چارج لیا ہے ان نقائص میں اصلاح کریں گے
اور اس بیدلی کی تلافی کر دیں گے۔ جو پچھلے دنوں میں بچوں کو ۔۔۔ تشدد
سے لاحق حال ہوئی۔

فارسی۔ ہم نے سنا ہے اور آثار سے ایسا پایا جاتا ہے کہ تعلیم الاسلام
ہائی سکول سے فارسی اڑائے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے میں نے اس
خبر کو بہت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سنا ہے مسلمانوں کا بہت سا علمی
ذخیرہ ابھی عربی فارسی میں ہے اور فارسی سے بے تعلقی انہیں بہت سے
فوائد سے محروم کر دیگی اس لئے ہم ذمہ وار آفیسرز کی توجہ نہایت زور سے
اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں فارسی نہایت شیریں زبان ہے اردو کی
ترقی بھی بہت کچھ اس زبان کے جاننے پر موقوف ہے۔

ہماری لوکل ضرورتیں

قادیان کی لوکل ضرورتوں کے متعلق اخبار میں لکھنے سے میں ہمیشہ احتراز کرتا
ہوں لیکن اب انتظار کی حد ہو چکی آخر تنگ آمد بجنگ آمد کے اصول کے
مطابق مجھے لکھنا پڑتا ہے کہ انجمن تو قادیان میں ہر ہفتہ ایک آدھ
ہو جاتی ہے لیکن کسی کو یہ خیال نہیں آتا کہ [illegible] کام [illegible] کریں جو یہاں
کے رہنے والوں کے لئے مفید ہو سکے [illegible] ستم یہ ہے کہ اگر کچھ
کوشش ہوتی بھی ہے تو وہ تجویز کی [illegible] ورنہ اگر توجہ کی
جاوے تو یہاں کے چار پانسو روپیہ [illegible] لئے آ جاتی
اکٹھے دو دیگر ضروریات کے لئے [illegible] کا میدان
[illegible] روپیہ [illegible] ہمارا [illegible]
[illegible] کوتاہی سے سب کو [illegible] مہمانوں کو بھی کچھ تکلیف [illegible]
[illegible] معلوم ہے جنہوں نے اس نظارہ کو دیکھا [illegible] انہیں
بے شرمی [illegible] مسجد میں جا کر دو چار منٹ دھوپ میں بیٹھ
کر [illegible]
[illegible] اور دری نہیں۔ کیا یہ [illegible]
اخبار میں لکھتا مگر غفلت اور بے پروائی [illegible] اس
ہے کہ اس کے سوا کوئی تدبیر نہیں [illegible]
[illegible] کرتی پھر جامع مسجد ہے اس کا ایک کونا [illegible]
[illegible] نماز پڑھنے والے ہیں چار پانسو [illegible]
[illegible] بچے اور [illegible] دھوپ میں جلتے رہتے ہیں [illegible]

مکتوبات امیر المومنین

ایک شخص نے آریہ خیالات سے متاثر ہو کر لکھا کہ مردہ دفن [illegible] سے شرک پھیلتا۔ کھیتوں کا غلہ کنوؤں کا پانی خراب ہوتا [illegible] آبادی [illegible] سکتی ہے۔ آپ نے جواب لکھا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مسلمانوں کی عقلوں پر کیوں ایسے پردے پڑ گئے کہ آریوں کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ آپ اس آریہ مذہب کے دلدادہ کو کہیں کہ تمام نصاریٰ نے یورپ و امریکہ و افریقہ کے بلکہ ایشیا کے بھی دفن کرتے ہیں اور مسلمان بھی مردہ کو دفن کرتے ہیں مگر ہندو جلاتے ہیں چاہیے تھا کہ ان قوموں سے طاقتور ہوتے سمجھدار ہوتے ان کی زمینیں اور ان کے دماغ اور ان کے پانی خراب ہیں لیکن آریہ [illegible] پاک [illegible] ہوشیار۔ ہمیشہ کمزور اور ان کے ماتحت رہے اور ہیں۔

نیز مردہ کے جلنے سے تمام ذرات ہوا میں اڑ کر تنفس کے راہ دل کو صدمہ دیتے آخر زمین کی سطح پر ہی آگرتے ہیں بلکہ دیانندی فلسفہ کے رو سے تو روح جیسے نازک و لطیف اجسام بھی زمین پر ہی آگرتے ہیں تو بجائے اس کے کہ وہ مواد اندر جذب ہو کر فنا ہوں ان کا باہر رکھنا سخت مضر ہے اس واسطے ہندوستان میں اگر سید۔ مغل۔ ترک۔ افغان سب کمزور رہیں اس واسطے انگریز [illegible] سے کہ مقابلہ [illegible] ملکوں کی ہوائیں لیتے ہیں پھر ان میں [illegible] عقل [illegible] ہوگئی ہیں وہ دفن ہوتے ہیں شرک کی بھی خوب ہی کہی [illegible] ہندوستان سے زیادہ کہیں شرک ہے [illegible] سوم کروڑ دیوتا [illegible] مسلمان قبر پرستیوں کے مکانات قابل غور ہیں [illegible] اہتی ہے اب آپ [illegible] میں آیا ہے [illegible] یدرنہ ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ

نور الدین

کا مقدس وجود ہے۔ حضرت نبی کریم آپ سے بہت بڑی محبت ان کی والدہ خدیجہ سیدۃ النساء کے بعد فرمایا کرتے تھے (۲) لیڈیوں کے ماتحت لڑکیوں کو پڑھانا بیٹے جی اون کو جہنم میں داخل کرنا ہے نعوذ باللہ مسلمان ایسا نہیں کر سکتا۔

میں امید کرتا ہوں کہ میں نے پورا جواب دیا ہے ان لیڈیوں کا گھروں میں آنا بھی منع ہے۔ اور یہ حکم قرآن کریم میں ہے۔ والسلام ۔ نورالدین

نوائے محمود

لٹے وہ دل کہ جسے طرز وفا یاد نہیں ۔ وائے وہ روح جسے قول بلیٰ یاد نہیں
بے حسابی نے گناہوں کی مجھے [illegible] ۔ میں سراپا ہوں خطا کوئی خطا یاد نہیں
جب سے دیکھا ہے اسکی ہی [illegible] ۔ اور کچھ بھی مجھے اب اسکے سوا یاد نہیں
دردِ دل سوز جگر اشک رواں تیرے کر دوست ۔ یار سے ملنے کو کوئی بھی تو رہا یاد نہیں
ایک دن تھا کہ محبت کے تھے مجھ سے اقرار ۔ مجھکو تو یاد ہیں سب آپکو کیا یاد نہیں
بیوفائی کا لگاتے ہیں [illegible] پر الزام ۔ میں تو وہ ہوں کہ مجھے لفظ دغا یاد نہیں
میں وہ بے خود ہوا [illegible] ۔ مجھکو خود وہ نگہ ہوش ربا یاد نہیں
کوچۂ یار سے ہو [illegible] لونکلنا دوبھر ۔ کیا مجھے وعدہ ترا لغزشِ پا یاد نہیں
[illegible] کہ لگا ہے مجھکو ۔ وہ مرض جسکی مسیحا کو دوا یاد نہیں
وہ جدا ہے [illegible] قت مری آنکھوں میں ۔ ہائے کمبختی مجھے اسکا پتا یاد نہیں
ہم وہ ہیں [illegible] کا بدلہ جنھیں ملتا ہے پیار ۔ بھولے ہیں روز جزا اور جزا یاد نہیں

صدائے بشیر

(مرزا بشیر)

سر پہ کھڑی ہے موت ذرا ہوشیار ہو ۔ ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے شکار ہو
زندہ خدا سے دل کو لگاؤ یہی ہے ٹھیک ۔ کیا اس سے فائدہ جو فنا کا شکار ہو
اس شمع رو کو دیکھ لو اک آنکھ ہی جو تو ۔ قربان اس کے چہرۂ پر وار وار ہو
سینہ ترا ہو مدفن حرص و آز ۔ دل تیرا تیری آرزوؤں کا مزار ہو
جاہ و جلال دنیائے فانی پہ لات مار ۔ گر تجکو آرزو ہے کہ تو باوقار ہو
ہو فکر تجکو روز جزا کی لگی ہوئی ۔ اور اس کے غم میں آنکھ تری اشکبار ہو
یاد خدا میں تجھ کو ملے لذت و سرور ۔ جس [illegible] زندگی کا اسی پر مدار ہو
کیوں ہو رہا ہے عشق [illegible] میں خراب تو ۔ [illegible]
تجکو اسی کا شوق ہو ہر وقت ہر گھڑی ۔ [illegible]
خالی ہو دل ترا [illegible] ۔ [illegible]

یاد حبیب سے نہ ہو غافل کبھی بھی تو ۔ اس بات سے کوئی ترا ملنے ہزار ہو
طالب نگاہ ناز کا ہوں مدتوں سے میں ۔ مجھ پر بھی اک نظر مرے پروردگار ہو
تسکین دل فرچاہتا ہو گر تو چاہیئے ۔ دل کو ترے کبھی بھی نہ آرام و قرار ہو
ایسا نہ ہو کہ تجھ کو گرا دے یہ مہلکے بل ۔ ان ان میں سنبھل کے نفس دنی پر سوار ہو
آگاہ تجھ کو تیری بدی پر کرے ضمیر ۔ ناصح ہو دل ترا نہ کہ یہ خاکسار ہو
احمد یہی دعا ہے کہ روز جزا نصیب ۔ تجھ کو نبی کریم کا قرب و جوار ہو

المفتی

روپیہ قرضہ دینا اور قرضہ لینا جائز ہے بشرطیکہ ضائع نہ [illegible] احتیاط کر لی جاوے باقی اس کے سود میں کا مرطیب کا وظیفہ ایک ایسی شرط ہے جس کا ذکر اسلام کی پاک شرع میں ہرگز نہیں

یہ اس سوال کا جواب ہے حضرت مسیح موعود کا عرس جائز ہے یا نہیں میرے نزدیک میری تحقیق میں مردہ کو ثواب خیرات کا پہونچتا ہے تعین تاریخ لغو ہے اور اس پابندی سے للہیت جاتی رہتی ہے

بیمار اثرا کے واسطے اگر کسی عامل سے تعویذ وغیرہ کا استعمال کیا جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ اگر اس میں شرک کے کلمات نہ ہوں تو حرج نہیں۔

مشتبہ مال کو کیا کیا جاوے

ایک شخص ہے کہ جس نے اب بددیانتی سے توبہ کر دی ہے مگر اس کے پاس مشتبہ کمائی کا جو روپیہ اور زیور وغیرہ پہلے کا موجود ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

جواب۔ حرام مال میں برکت نہیں ہوتی اس کو کھا کر دعا قبول نہیں ہوتی اس لئے وہ مال یا تو ایسے کاموں میں لگایا جاوے جس میں صرف الٰہی رضا مقصود ہو کیونکہ وہ حقیقی مالک ہے۔ من بث الارض ومن علیہا اور توبہ استغفار سے کام لیا جاوے مشتبہ اور حرام مال میں فرق ہے مشتبہ کے لئے تقویٰ یہ ہے کہ وہ بھی کسی ایسے کاموں میں لگایا جاوے اور بہت ہی توبہ استغفار سے کام لیا جاوے۔

سود کی جوتی جائز ہے اس سوال پر حضرت امیر المومنین نے ناپسندی کا اظہار فرمایا۔ آپ کو کیا ضرورت پیش آئی بلا ضرورت فتویٰ منع ہے۔

زیور مستعمل وہ ہے جو سال کا اکثر حصہ عورت پہنتی رہے۔

کھانڈ و مٹھائی کی جائز ہے کیا آپنے اس میں خون پڑتا دیکھا ہے پھر کئی قسم کی تبدیلیوں کے بعد اس میں [illegible] ہڈیاں [illegible] وغیرہ کہاں رہتی ہیں۔

ایڈیٹوریل

اے ایام سلف تیری یاد نے کیا تڑپا دیا | پیارے آقا اس وقت تیری یاد نے مجھے مضطرب کر دیا

میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں تو ہم پر کیسا مہربان تھا۔ اس مہربانی کا نظیر نہیں پائی جاتی۔ والله وہ لطف وکرم حیطۂ تحریر میں آنا نہایت مشکل ہے۔ باوجود اس بات کے کہ بہت سے اشخاص ایسے بھی ہیں جو یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ ثقلین نے خصوصیت کے ساتھ ہم سے گفتگو کی تو بھی شرح صدر سے ہر ایک یہ گواہی دینے کو تیار ہے کہ تو ان پر ان کے ماں باپ سے زیادہ مہربان تھا تیری ایک ایک ادا کچھ ایسی دلاویز اور وجد انگیز تھی کہ وہی آنکھیں جو تجھ میں محبوبوں سے یہ نظارہ دیکھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب تو سیر کو گیا اور راستے میں جب ایک حافظ نور دین کا ذکر آیا ہے تو فرمایا کہ پاک کلام سنتے اور اس کے ادب کے خیال سے نہایت سادگی اور بے تکلفی کے ساتھ فرش زمین پر جا اس کے کرتہ کو بھی لپیٹ لینے دیتا (کپڑے بچھانے کی ضرورت بھی کیا تھی ایک مخلوق کی آنکھیں بچھی ہوئی تھیں) بیٹھ گیا وہ بھی بھی کیا ہی مقدس گھڑی تھی جسے خدا کے برگزیدہ رسول سے اپنی جائے نشست ہونے کا شرف دیا۔ پھر میں دیکھتا تھا۔ کہ سورۃ دہر کی قرأت تیرے چہرۂ منور پر ایک خاص اثر کا ظہار کر رہی ہے۔ مجھے لاہور کا وہ واقعہ بھی ایک معتبر کے ذریعہ پہونچا ہے جب اثناء سیر میں کسی نے کہا کہ انگریزان دلکشا و فرحت افزا کوٹھیوں میں کیا آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں تو تو نے کیا عمدہ جواب دیا کہ ہمارے کچے مکان اگر رسول کریم صلے الله علیہ وسلم کے مکانوں کے برکات اپنے اندر رکھتے ہیں تو ان سے ہزار بلکہ لاکھ درجہ بہتر ہیں اور یہ کہتے ہوئے فرط جوش سے تیرے آنسو ڈبڈبا آئے۔ ہاں ایک بیمار کے لئے تو کس قدر مضطر ہو جاتا تھا۔ یہ کچھ وہی جانتے ہیں جنہوں نے ایسے واقعات کو بچشم خود دیکھا ہے۔ ہر ممکن سے ممکن تدبیر جو انسانی حیطۂ قدرت میں ہے تو کر کے الله تعالےٰ پر پورا توکل کر دیتا۔ توکل کے معنے مجھے تیرے ہی طرز عمل سے حل ہوئے پھر رضا بہ قضا کا سبق بھی میں نے تہیں پر ا۔ لوگوں کا عام لوگوں کا بلکہ میں کہہ سکتا ہوں تمام لوگوں کا یہ قاعدہ ہے کہ انہیں کسی بیمار کی بیماری سے زیادہ تعلق نہیں ہوتا لیکن جب وہ بیمار مر جاتا ہے تو پھر گریہ وزاری شروع کر دیتے ہیں۔ نالہ و بکا رونا پیٹنا کم از کم ان کے چہرے سے تو ظاہر ہوتے ہیں مگر اے مقدس رسول یہ بات تجھ میں دیکھی والله صرف تجھ میں دیکھی کہ بیمار کی بیماری کے وقت تو اتنا فکر ہے کہ حد نہیں مگر جونہی اس نے دم دیا تو آپ کے چہرے پر وہ آثار ظاہر ہوئے جو امین کے چہرے پر ایسی امانت کے ادا کرنے کے بعد ہویدا ہوتے ہیں جسے اس نے بڑی مشکلوں سے محفوظ رکھا ہو۔ پھر خدا تعالےٰ کے انعامات کا اظہار ہے اس کی مہربانیوں کا مذکور ہے دوسروں کے لئے نہیں اپنے مخلص صمیم عبدالکریم رضی الله عنہ اور مبارک احمد اپنے پیارے فرزند کی وفات پر یہ حالات دیکھنے والے اب تک زندہ موجود ہیں سب سے پہلا کلمہ جو جنازہ کے دفن کے بعد تیرے دہن مبارک سے نکلا وہ یہی تھا کہ جو خدا کی قضاء کے ساتھ شرح صدر سے راضی نہیں میرے نزدیک وہ مرتد ہو چکا۔ میرے پیارے آقا میں تیری کس کس بات کو یاد کروں۔ تو ہم خطاکاروں کی خطائیں دیکھتا تھا اور ان سے چشم پوشی فرماتا۔ تو محفل میں کبھی کسیکو نادم نہیں کرتا تھا جب تو کسی میں کوئی قصور پاتا تو نہایت لطیف طرز سے عام تقریر میں سمجھاتا جسے اندر ہی اندر قصوروار دل سمجھ جاتا دوسروں کو معلوم نہ ہوتا۔ تیرے قلب پر الله کی صفت ستار کا بہت سا جلوہ تھا تو نے ہمارے لئے راتوں کو جاگ کر تڑپ تڑپ کر دعائیں کیں۔ جن کا اثر اب تیری عدم موجودگی میں ظاہر ہو رہا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں تیری وفات جو مسیح کی وفات کی طرح بظاہر بہت سے ابتلاء ساتھ رکھتی تھی ان میں جماعت کا بالکل ثابت قدم رہنا یہ صرف تیری ہی نیم شبی دعاؤں کا اثر تھا اور پھر لطف یہ کہ کبھی یہ احسان نہیں جتایا کہ ہم تمہارے لئے یوں دعائیں کرتے ہیں۔ واقعی احسان اسی کا نام ہے تیری ہمت تیرا استقلال تیرا عزم۔ اس سے ظاہر ہے کہ اور نبیوں کے لئے تو صرف یہ بات منوانے کی ہوتی تھی کہ میں نبی ہوں۔ مگر تیرے لئے دو مشکلیں تھیں اول یہ کہ کوئی نبی آ سکتا ہے دوم یہ کہ میں نبی ہوں آخر تو نے چار لاکھ [illegible] کے جزو ایمان میں یہ بات داخل کر دی۔ غرض [illegible] تو تنہا وارث [illegible] [illegible] ہمدردی [illegible] بات اور ستونوں [illegible] کے بعد اور بھی [illegible] سیدۃ النساء فاطمۃ الز[illegible]

اللہم [illegible]

حسن خو وہ متوالا ہے نہ جوگی

پنڈی بہاؤالدین گوجرات سے کسی پروفیسر محمدؐ دین کے اہتمام میں ابھی ابھی ایک پرچہ صوفی نام نکلنا شروع ہوا ہے اور دیسی پا کے عام نقص کے باعث وہ بھی ایک ناخواندہ مہمان کی حیثیت سے ادھر ادھر گشت لگا رہا ہے اسی تقریب سے ہمیں بھی اس کے درشن ہو گئے۔

نہایت افسوس ہے کہ تصوف کے محبان ناشناس نے اسے مداہنت کا ایک مترادف لفظ بنا دیا ہے، وہ کو صلح کل کہتے اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ سے

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام
بامسلمان الله الله با برہمن رام رام

اور اس طرح اپنے ساتھ بیچارے حافظ علیہ الرحمۃ کو بھی خواہ مخواہ بدنام کرتے ہیں۔

ہم صلح کے مخالف نہیں ہمارے امن اور راستی کے شہزادے نے دنیا کی مختلف قوموں کو صلح کا پیغام دیا ہے لیکن ہم صلح اور مداہنت کو دو مختلف الفاظ یقین کرتے ہیں۔ ایک مومن کا ورثہ ہے تو دوسرا منافق کا۔

پرچہ میں دو چار مخرب اخلاق اور خلاف فطرت قصے لکھ کر صفحے سیاہ کئے گئے ہیں۔ کہیں کسی دھوبی بچے کا شہزادی پر عاشق ہونا کہیں کسی مسجد کے میاں جی کا کسی عورت پر [illegible] [illegible] پردے میں ایسے طور پر اکٹھا ہو جانا کہ [illegible] [illegible] ایک ہو گئے ایسی باتوں پر تو قلم [illegible] لکھی پرچہ میں خواجہ حسن نظامی اور [illegible] کے مضامین کو پڑھ کر [illegible]

قسمت ہے۔ یعنی رسول یہ سمجھانے کے لئے آتے ہین کہ ہر کام مین اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری
کی عبادت اور اس کی اطاعت بصورت اسی لئے ہو۔ کہ خدا کا حکم ہے۔

فاعبدوہ۔ عبادت کا جہان حکم ہے وہان خدا تعالیٰ اپنی صفت ربوبیت کا ذکر کرتا ہے کیون کہ یہی موجب فرضیت عبادت ہے۔ دیکھو جس کی اطاعت کرتے ہین اس مین کچھ نہ کچھ شان الوہیت کا جلوہ ہوتا ہے۔ مثلاً۔ والد۔ اُستاد۔ بادشاہ۔

صراط مستقیم۔ بتادیا کہ صراط مستقیم یہی ہے۔ اللہ کا تقوے اور عبادت اور رسُول کی اطاعت۔

فاختلف الاحزاب۔ اختلاف کبھی وعظون سے یا انجمنون کے قائم کرنے سے نہین مٹتا بلکہ اس کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ ایک امام کے جھنڈے تلے ہون اور اس کا مؤذن اسد کی اطاعت کرین۔ جو خدا کیطرف سے آیا۔

لوگ ہمین کہتے ہین احمدیون نے تفرقہ ڈالا۔ حالان کہ انہون نے وحدت قائم کی۔ کیون کہ ان کی جماعت مین مقلد۔ غیر مقلد۔ نیچری سب جمع ہین مگر یہ لوگ کوئی اتحاد نہین رکھتے۔ کیون کہ ایک ایک مسجد کے مُلّاں کا الگ الگ مذہب ہے۔ تحسبہم جمیعاً وقلوبہم شتی۔

الاخلاء۔ خلیل کی جمع ہے۔

۲۰۔ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۵۔ رکوع ۱۳)

(سُورۂ الزخرف۔ رکوع ۷)

یعباد۔ یاعبادِ۔

...علیہم ... یا مین بھی اولیاء اللہ۔ حزب اللہ۔ مفلحون کی نشان فرمایا کہ ...علیہم ... تحزنون۔ ہوتے ہین۔ آخرت کے ... بھی ہی فرمایا۔
... امنوا ... کی گھڑی مین جن کو خدا یعباد۔ معزز خطاب سے مخاطب ...

... مین نے کہا۔ ... ہین کہ سعت ... باتون ... صلے اللہ علیہ وسلم کلام اللہ کی صداقت کو ...

(۲) آت ذا القربیٰ حقہ قرآن ... ہو جو ... ہے ... دو نو معنے ہین۔
شادی شدہ لڑکیون کو والدین کا ... ادویہ۔ غیرہ ... بحث ہے۔ ایمان مین ... کے مطابق عملدرآمد۔
نہین ہے بلکہ ... ذات ہے۔

(۳) حقہ مقررہ زندگی مین نہین ہوتا ... ہے کہ ایمان و اسلام ایک چیز

(۴) عقیقہ مین بلانا شرعاً ممنوع نہین۔

(۵) احمدی کا رشتہ دار فوت ہو جاوے ہی مردہ نہیں۔
... لئے جانا اور دعائے مغفرت بہت ہی عمدہ کوئی کہتے ہین جس کا ہینڈل نہ ہو۔

(۶) تعلقات فرزندی و والدہ کے ... سے نکلنے کا دغدغہ بھی روح فرسا ہو جاتے ہین اس کی نظیر اسلام مین عہد ...
... لینے پر نہین بولا جاتا۔ بلکہ کوئی جو ... کا نام بھی ہے۔ گویا جسے جنت ملیگا۔

دکھایا جائیگا۔ اگر یہ اعمال نہ کرتے رفضل الٰہی نہ ہوتا۔ توپھراس کی بجائے جگہ جہنم ہوتی۔ بما کنتم تعملون۔ اس سے یہ مقصود نہین کہ اعمال کا نتیجہ لازمی جنت ہے۔ بلکہ وہ اعمال جاذب فضل الٰہی ہین اور نجات فضل سے ہے۔ چون کہ خدا کے حکم سے یہ اپنی خواہشون کو چھوڑا۔ اور تکلیف اٹھائی۔ اس لئے اس پر خدا تعالیٰ راضی ہوا۔ اور انعام مین جنت ملا۔

فاکھۃ۔ مزہ بدلانے کے لئے مزیدار چیز ہے۔

یملک۔ عام طور پر مفسرین نے بھی لکھا ہے۔ کہ مالک افسر جہنم فرشتے کا نام ہے۔

مبرمون۔ ابرام کہتے ہین رسّہ بٹنے کو۔ یعنی پختہ فیصلہ کر لینے والے۔ اَمْ۔ منقطعہ ہے بمعنے کیا بلکہ۔ انہون نے مقابلہ کی ٹھانی ہے۔ توہماری طرف سے بھی ان کی ہلاکت وتباہی آئی ہے۔

ام یحسبون انا لانسمع۔ یہ ضروری نہین کہ یہ بات وہ کہتے بھی ہون بلکہ ان کی عملی حالت اس بات پر گواہ ہے۔

فانا اول العابدین۔ مفسرین نے کہا ہے کہ یہ علی سبیل الفرض ہے۔ یعنی اگر کوئی بیٹا ہوتا۔ تو مین اس کی عبادت سب سے پہلے کرنے والا ہوتا۔ عیسائیون کو سمجھایا۔ اوّل نمبر کا عابد مین ہون پس اگر کوئی بیٹا ہوتا۔ تو مین بھی اس کی عبادت کرتا۔

الٰہ۔ (۱) معبود (۲) متصرف۔ اس جگہ دوسرے معنے مراد ہین۔ ان آیات مین اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے بیٹا ہونے کی تردید فرمائی۔ کیونکہ بیٹے سے جو اغراض مطلوب ہین وہ تو خدا کو پہلے ہی سے حاصل ہین۔

وعندہ علم الساعۃ۔ خود مسیح کا انجیل مین اقرار ہے کہ مجھے اس گھڑی کا علم نہین بخشا گیا۔ گویا یہ بھی اس کی الوہیت کا رد ہے۔

لطیفہ۔ مسیح کو علم الساعۃ فرمایا۔ یہان عندہ کہا جس سے ظاہر ہے کہ وہ مرچکا جیسے شہدا ر خدا کے پاس ہین۔

لطیفہ ثانی۔ الیہ ترجعون۔ یہ اُمید نہ لگاؤ کہ وہ (مسیح) تمہارے پاس آئیگا بلکہ تم بھی اسی کے حضور لوٹائے جاؤگے جس کے پاس وہ ہے۔

الا من شہد بالحق۔ شفاعت کا مالک وہ ہے جو حق کی شہادت دے رہا ہے۔

وہم یعلمون۔ یعنے یہ لوگ بھی جانتے ہین۔ کہ وہ جناب رسالتمآب علیہ السلام ہین۔

وقیلہ۔ مفسرین وَ قسم کی بتاتے ہین۔ اور معنے یہ کرتے ہین کہ قسم ہے رسُول کے اس قول کی کہ یارب

لیکن میرے نزدیک یہ بات نہین کیونکہ حرف قسم کے بعد وہ جملہ نہین جس پر قسم کھائی جاوے۔

اس ... ۃ مین ان لوگون کے ہلاکت کے اسباب بتائے ہین پس خدا تعالے فرماتا ہے۔ کہ وہ اسبار ... مو ... با ... ذ مین ... ادیہ ... ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ ... اور تمہاری شوخیون۔ گستاخیون کی فریاد میرے ...

راہ پر نہ چلنے والے ہمیشہ تباہ ہی ہوتے ہیں۔

ھی اکبر من اختھا۔ بڑھ چڑھ کر نشانات دکھائے۔ دوسرے مقام پر نو نشانوں کا ذکر ہے

ینکثون۔ وعدہ انالمھتدون کا توڑتے ہیں بنی اسرائیل کو حضرت موسےٰ علیہ السلام

کے ساتھ بھیجدینے کا۔

اٰیہ الساحر۔ باوجود اس کے کہ وہ لوگ اس وقت دُعا کی درخواست کر رہے ہیں

ایسے شریر تھے۔ کہ ساحر کہنے سے باز نہ آتے تھے۔ حضرت موسےٰ اپنے شریفانہ برتاؤ

سے پھر بھی درگذر فرماتے اور دُعا کردیتے۔

الیس لی ملک مصر۔ مفسرین یہاں بہت گھبرائے ہیں کہ دعوے تو خدائی کا اور

دلیل یہ دی۔ کہ الیس لی ملک مصر۔ یہ کیا بات ہے۔ پھر اس کی توجیہ کی ہے۔ ایک انسان کو

دوسرے انسان کا خدا سمجھنا ایک مستبعد سی بات ہے۔ مگر بعض اصُول ایسے کمزور اور گندے

ہیں کہ ان کی بنا پر ماننا پڑتا ہے۔ مثلاً اوتار کے متعلق یہ سمجھنا کہ خدا کسی انسان کے اندر

حلول کر جاتا ہے اور اسے سلطنت بھی دیجاتی ہے۔ چوں کہ مصر والے بھی اسی قسم کا

عقیدہ رکھتے تھے۔ اس لئے ان کے لئے یہ سلطنت بمنزلہ دلیل الوہیت ہے۔ میرے

نزدیک فرعون کو اپنی الوہیت کا دعوے ثابت کرنا مقصود نہیں۔ کیوں کہ الم

نربک فینا ولیداً سے ظاہر ہے۔ کہ رب کا لفظ وہ پرورش کرنے والے پر بولتے

تھے اور اسی بنا پر وہ انا ربکم الاعلیٰ کہتا تھا۔

یہاں جو الیس لی ملک مصر کہا تو اس لئے کہ موسےٰ سے اپنے تئیں بڑا آدمی ثابت کرے

چنانچہ آگے کہتا ہے۔ ام انا خیر

اسورۃ من ذھب۔ سونے کے کڑے امارت و ریاست کی نشانی سمجھی جاتی ہے

اب بھی بعض ریاستوں میں اس کا نشان پایا جاتا ہے۔

وجاء معہ الملٰئکۃ۔ بعض بحثیں لفظی ہوتی ہیں یا تعیین حقیقت میں فرق ہوتا ہے

نفس ملائکہ سے کوئی منکر نہیں۔ دیکھو مسلمان اگر ملائکہ مانتے ہیں۔ تو ہندو دیوتے دیویاں

فاستخف۔ بے وقوفی کی طرف لے جانا چاہا۔ ذلیل کیا۔

فاسقین۔ خدا کے حکم سے نکلنے والے۔ حکم عدولی سے نیکی کی توفیق سلب کرلی

جاتی ہے۔

فلما اٰسفونا انتقمنا منھم۔ لفظ دلانے چوں کہ انسانی حالات کے اعتبار سے معنے

کرتے ہیں اس لئے جب خدا کے لئے یہ الفاظ بولے جاتے ہیں تو دھوکہ ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے

کہ جب انہوں نے ایسی حالت بنائی۔ جو موجب اسف ہو۔ تو جو نتیجہ غضب تھا۔ وہ ان پر

وارد ہوگیا۔

مثلاً۔ مثل (۱) حالت (۲) الیمالات جو دوسرے [illegible] واضح کردے یعنی

ایسا بنا دیا کہ ان کے حا[illegible] [illegible] کھل سکے [illegible] [illegible] کامیاب

نہیں ہوتے

۔/۱/۔

ضرب ابن مریم مثلاً۔ جب بیان کی گئی۔ ابن مریم کی تمثیل۔

ماضربوہ۔ نہیں بیان کیا اس مثال کو۔

مفسرین تو اس کی یہ وجہ لکھتے ہیں کہ جب قرآن مجید میں ذکر آیا۔ انکم وما تعبدون

حصب جھنم۔ تو اس کے مشرکین نے یہ معنے کئے۔ کہ جس قدر معبود غیر اللہ ہیں۔ وہ جہنم

میں ڈالے جاویں گے۔ اس طرح پر وہ گویا مسیح کو بھی ساتھ ملاتے تھے۔ جو عیسائیوں کا معبود

ہے۔ اس بنا پر یہ جواب دیا گیا۔ کہ ان ھو الّا عبد انعمنا علیہ۔

حالاں کہ اس طرح پر ان کا سوال حل نہیں ہوتا۔ اول تو ما تعبدون کا ذکر بھی اس سورۃ

میں نہیں۔ ماقبل و مابعد کی مناسبت سے میرے نزدیک یہ بات ہے۔ کہ یہاں مسیح

کے دوبارہ آنے کا ذکر ہے۔ اور دوبارہ آنے سے یہ مراد ہے کہ مثیل مسیح آوے۔ یعنی

اس کی خُو بُو پر۔ پہلے خدا کے حلول کا ذکر تھا۔ اس پر مشرکین نے کہا کہ تم خود حلول کے

قائل ہو۔ جیسا کہ کہتے ہو۔ کہ مسیح پھر کسی میں حلول کرکے آئے گا۔ پس ہمارے معبود

اچھے ہوئے۔ کہ ان میں خدا کا حلول ہے اور تمہارے ماننے میں ایک انسان کا۔ پروردگار

ان کی غلطی جتاتا ہے۔ کہ بروز کے یہ معنے نہیں کہ پہلے کی رُوح دوسرے میں حلول کرے

بلکہ ان ھو عبد۔ وہ ایک بندہ ہوگا۔ جس پر ویسے ہی انعام ہونگے جیسے پہلے ایک پر ہو چکے۔

انسان کے مثیل کیا۔ فرشتوں کے مثیل بھی بنانے پر قادر ہیں۔ یعنے ہم میں ایسے

لوگ پیدا ہوں۔ جو فرشتوں کے صفات پر متصف ہو۔ صحیح معنے۔ جب بیان کیا گیا ابن مریم

تمثیل کے طور پر۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم۔ اس پر تیری قوم لیاں

[illegible] حلول کا مسئلہ جس پر مسلمان ہنستے تھے۔ اس کے قائل ہوگئے۔ اور کہتے ہیں

کہ [illegible] رے معبود اچھے ہوئے۔ کیوں کہ وہ خدا کے او[illegible] ہیں اور تمہارے تم کسی انسان

فرمایا۔ نہیں وہ مگر ایک بندہ کہ انعام کیا اس پر [illegible] اور ہم [illegible] اس کو بنی ا[illegible]

کے لئے ایک [illegible] بنایا۔ مثیل مسیح کے وجود سے [illegible] نصری ملعون

اور نہ وہ خدا [illegible] خدا کا بیٹا تھا۔ بلکہ ایسا ہی تھا [illegible]

انہ لعلم للساعۃ۔ اس کے یہ معنے [illegible] مسیح علامت

کے لئے تو بھی [illegible] کہا [illegible] ثابت ہوگا۔ [illegible] کہ مسیح کی

ولادت دلیل قیامت [illegible] [illegible] بن سکتی ہے

ہمارے نزدیک [illegible] یہ مثیل مسیح ساعت کا علم ہے۔

(پارہ [illegible] ع ۱۶)

(سورۃ الزخرف بقیہ رکوع ۶)

ولما جاء عیسیٰ۔ قرآن مجید سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے بھیجنے

غرضیں مقرر ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ [illegible] نئی باتیں دین میں پیدا ہوگئی ہوں

اور ان کی بجائے محکم باتیں (حکمت) قائم کرے۔

دوم۔ جو اختلاف [illegible] ہو۔ اس میں فیصلہ کرکے حق بتائے

غرضیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible] دوسرے [illegible] استطاعت

سحر کا لفظ ہے اس کے صحیح معنے ہیں۔ مادّی ولطف مأخذہ۔ کام کے نفس وقوع میں تو
کوئی شک نہیں۔ مگر اس کا سبب ہم سے مخفی ہو۔ جب اس کی تعیین منتر جنتر وغیرہ سے
کی گئی۔ تو پھر فساد پڑ گیا اور قرآن مجید پر بھی اعتراض ہونے لگے۔
کفار جب دیکھتے ہیں کہ انبیاء باوجود غربت وضعف کی کمزوری اور مخالفت شدیدہ کے مظفر
ومنصور ہوتے ہیں تو وہ اس کا سبب نہ جاننے کی وجہ سے اس کا نام "سحر" رکھتے ہیں۔
علی رجل من القریتین عظیم۔ یہ اسی منعت ہوا کی تفصیل ہے کہ آسائش
نے کس قدر خیال بگڑتے ہیں کہ اب نبوت بھی ایسے ہی لوگوں کا حق سمجھتے ہیں۔
عظیم۔ رجل کی صفت ہے۔ یہ خیال ان کا اس وجہ سے ہے۔ کہ اگر کسی عظیم انسان پر
نزول وحی ہوتا تو اس کی وجاہت کی وجہ سے بہت سے لوگ مان لیتے۔ دوم۔ ضروریات
سلسلہ کا خود ہی کفیل ہوتا۔ اس کا جواب سناتا ہے۔
سخریا۔ کبیر الحکوم۔ تسخر کے معنے نہیں۔ سمجھایا۔ کہ پہلا سوال تو یہ ہے کہ جن کو وجاہت
و دولت دی گئی۔ ان میں کیا خصوصیت تھی۔ جب یہ محض فضل خدا ہے تو نبوت بھی
فضل ہی سمجھو۔ جیسا کہ دولت کا دینا تمہارے کسی اصول کے ماتحت نہیں ہو سکتا۔
یہ رفع درجات دنیا کے تمدن کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ کہ کوئی حاکم کوئی محکوم
اور ایک دوسرے کے کام کر سکے۔ پھر ہر ایک کی ضرورت اشد ہے۔ ایک بھنگی بھی اپنی
[illegible] کے لحاظ سے سوسائٹی کے لئے ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ ایک دولتمند۔ [illegible]
یہ معنے نہیں کہ بڑے چھوٹوں سے کام لیں بلکہ یہ بھی کہ چھوٹے بڑوں سے کام نکالیں۔ مخدوم
بھی ایک حیثیت سے خادم ہے۔ اور خادم مخدوم۔
ولولا ان یکون۔ اس [illegible] کا بیان فرماتا ہے۔ کہ نبوت ووحی کے مقابلہ میں دنیا
... ساز و سامان کی کچھ حقیقت نہیں۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ اگر دنیا کی اللہ کے
... تو وہ کافر کو ایک گھونٹ پانی نہ دیتا۔ و... دنیا مراد ہے۔
گر دنیا کو انسان وصول الی اللہ کا ذریعہ بنالے تو

و معارج ... اس لئے میں ... معارج۔ ابواب
کے ساتھ بھی ہے۔
زخرفاً۔ زخرف کے معنے سونا ... زر زینت کے اسباب کے بھی ہیں یہاں
یہ معنے صحیح ہیں۔

۸۔ مارچ ۱۱ء

(پارہ ۲۵ رکوع ۱۰ سورۃ زخرف)

الرحمٰن۔ ذکر دو قسم کا ہے اور قرآن میں دونوں معنے مراد لئے ہیں۔ ۲
اللہ۔ تسبیح۔ ذکر اللہ ہی ہے۔ پھر وہ دعائیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اٹھتے بیٹھتے جاگتے۔ کھانا کھاتے ... جانے کے لئے مروی ہیں۔ مگر
... ذکر یہ ہے کہ اپنی ہر حرکت ہر سکون۔ ہر قول وفعل کو خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت
سب اوقات میں اللہ کو یاد رکھنا۔
... فرشتوں کے قائل ہیں۔ وہ شیطانوں کو بھی مانتے ہیں۔ جس سے

معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حقیقت قریب قریب ہے۔
ہر ایک چیز از قسم جمادات ہو یا نباتات یا حیوانات باعتبار اپنی حقیقت وماہیت کے خدا
سے ایک تعلق رکھتی ہے اور اس کے حکم کی ماتحت کام کرتی ہے۔ جس طرح فرشتوں کا نیک
اجسام سے تعلق ہے۔ اسی طرح جنوں کا تعلق بعض اجسام سے ہے اور یہ بمنزلہ ان کی روح
کے ہیں۔ چنانچہ حکم ہے۔ کہ ہڈی سے استنجا نہ کرو۔ کیونکہ یہ جنوں کی غذا ہے۔ اب
بظاہر تو ہڈی کو کتے وغیرہ ہی کھاتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ ان بُرے جانوروں اور
کیڑوں سے ان جنوں کو ایک تعلق ہے۔ اسی واسطے دعا سکھائی۔ اللّٰھم انی اعوذبک
من الخبث والخبائث۔
فلما جنّ علیہ اللیل۔ سے جن کے لفظ کے معنے کھلے ہیں۔ پوشیدہ اجرام کا نام
ہے اور طاعون وہیضے کے کیڑے بھی گندگی ہی میں پیدا ہوتے ہیں۔ فرشتوں میں نورانیت
واطاعت ہے اور جنوں وشیطانوں میں ظلمانیت اور تمرد ہے۔
جن۔ شیطان واقع میں ہیں اور پھر ان کے مظاہر بھی ضرور ہیں۔ جن کے ذریعہ ان کی
کارروائیوں کا ظہور ہوتا ہے۔ جب انسان ذکر الرحمٰن سے جی چُراتا ہے۔ تو پھر بُروں
سے اس کا تعلق بڑھتا ہے۔ کیونکہ بدی کو خود ہی اس نے پسند کیا۔
ولن ینفعکم۔ مفسرین نے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ نفع نہ دیگا تمہیں یہ جان لینا
اس وقت کہ یہ بئس القرین ہے۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ نفع نہ دے گا تمہیں۔ دونوں
کا عذاب میں شریک ہونا۔ نفع تو یہ ہے۔ کہ تم بچ جاتے اور وہ متبوع شیاطین عذاب
میں گرفتار ہوتے۔ مگر یہاں تو کل ضعف کا فتویٰ لگا ...
فاما نذهبن بك۔ مفسرین نے یہ معنے کئے ہیں یا ہم تم کو وفات دیدینگے۔ مگر میرے
نزدیک یہ معنے پسند ہیں۔ کہ ہم تجھے لے جائیں گے مکہ سے۔ چنانچہ پہلے یہ فرما چکا ہے
کہ ان مشرکین عرب پر عذاب اس وقت آئے گا کہ آپ (اے نبیؐ) انہیں نہ ہوں گے۔
اور اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے۔ کہ یہ سورۃ مکی ہے۔
لذکرٌ لك۔ یہ ذکر ہے تیرے لئے۔ یعنی جس طرح کتاب الٰہی کی وجہ سے حضرت موسیٰ
اور ان کی قوم معزز ومکرم ہوئے۔ اسی طرح آپ اور آپ کی قوم اگرچہ اس وقت معمولی ہیں
مگر ایک وقت آتا ہے کہ یہ قوم تاریخی قوم بن جاوے گی اور تمہارا نام چار سُوئے عالم
میں پھیل جائیگا۔
وسوف تسئلون۔ آیندہ ایک زمانہ آتا ہے کہ لوگ تمہارے حالات پوچھیں گے۔
اور بڑے بڑے مسائل تمہارے چال چلن۔ طرز عمل۔ اقوال۔ افعال سے حل کئے
جاویں گے۔
وسئل ... سے اگلے رسولوں کے حالات سے اہم مسائل حل ہوتے
... ہے۔